رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

235

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ششماہی اندرون ہند

قیمت ششماہی بیرون ہند ۹

جلد ۲۳ | مورخہ ۴ ذوالحجہ ۱۳۵۴ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۷ فروری ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب چھاؤنی انبالہ میں ملٹری ٹریننگ کے بعد مالیر کوٹلہ ہوتے ہوئے کل ۲۴ فروری بارہ بجے کی ٹرین سے وارد دارالامان ہوئے۔ خدا کے فضل سے آپ کی صحت اچھی ہے۔

ماہ ذوالحجہ کا چاند ۲۳ فروری کو دیکھا گیا۔ اس لحاظ سے عید ۴ مارچ کو ہوگی۔

۲۵ فروری عبد الرحیم صاحب دوکاندار نے اپنے بھائی مولوی محمد شریف صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ کی دعوت ولیمہ دی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالےٰ کا ہاتھ صادق کو بچاتا اور اسے سرسبز و شاداب کرتا ہے

(فرمودہ ۲۷ فروری ۱۹۰۳ء)

"جب کوئی صادق خدا کی طرف سے آتا ہے۔ تو اس کو لوگ کتوں کی طرح کاٹنے کو دوڑتے ہیں۔ اس کی جان اس کا مال۔ اس کی عزت و آبرو کے درپے ہو جاتے ہیں مقدمات میں اس کو کھینچتے ہیں۔ گورنمنٹ کو اس سے بدظن کرتے ہیں۔ غرض ہر طرح سے جس طرح اُن سے بن پڑتا ہے۔ اُسے تکلیف پہونچا سکتے ہیں۔ اپنی طرف سے کوئی کسر باقی نہیں رکھتے ہر پہلو سے اُس کے استیصال کرنے پر آمادہ۔ اور ہر ایک کمان سے اس پر تیر مارنے کو کمربستہ ہوتے ہیں۔ چاہتے ہیں کہ ذبح کر دیں۔ اور ٹکڑے ٹکڑے کر کے قیمہ کر دیں۔ ادھر تو یہ جوش اٹھتا ہے۔ مگر دوسری طرف ..... ہزاروں کنجر اور لنگوٹی پوش فقیر بنتے۔ اور خلق اللہ کو گمراہ کرتے ہیں۔ مگر ان لوگوں کو قتل اور کفر کا فتوے کوئی نہیں دیتا۔ ان کی ہر حرکت بدعت اور شرک سے پُر ہوتی ہے۔ ان کا کوئی کام ایسا نہیں ہوتا۔ جو سراسر اسلام کے خلاف نہ ہو مگر ان پر کوئی اعتراض نہیں کیا جاتا۔ ان کے لئے کسی دل میں جوش نہیں اٹھتا۔ غرض اس بات میں میں سوچتا تھا۔ کہ کیا حکمت ہے۔ تو میری سمجھ میں آیا۔ کہ اللہ تعالےٰ کو منظور ہوتا ہے۔ کہ صادق کا ایک معجزہ ظاہر کرے۔ کہ باوجود اس قسم کی مخالفت کے اور دشمن کے تیر و تبر چلانے کے صادق بچایا جاتا۔ اور اس کی روز افزوں ترقی کی جاتی ہے۔ خدا کا ہاتھ اُسے بچاتا اور اس کو شاداب و سرسبز کرتا ہے۔"

حضرت مولانا شیر علی صاحب کی ولائت کو روانگی

اور

مولوی اللہ دتا صاحب کی واپسی کی تقریب پر دعوتیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدام نوازی

قادیان ۲۵ فروری۔ حضرت مولانا شیر علی صاحب جو کل ۲۶ فروری کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد پر ولائت تشریف لے جانے والے ہیں۔ تاکہ وہاں جا کر قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کی اشاعت کا عظیم الشان کام سرانجام دیں۔ ان کی خدمت میں ہدیہ عقیدت پیش کرنے کے لئے اور مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری کی ساڑھے چار سال بلاد عربیہ میں شاندار تبلیغی خدمات سرانجام دینے کے بعد واپسی پر خوشی کا اظہار کرنے کے لئے تعلیم الاسلام ہائی سکول کی طرف سے آج صبح دعوت چاء دی گئی۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی۔ طلباء کی طرف سے انگریزی میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس کے جواب میں حضرت مولوی شیر علی صاحب نے مختصراً انگریزی میں اور مولوی اللہ دتا صاحب نے عربی میں جواب دیا۔ پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مغرب میں تبلیغ اسلام کے متعلق تقریر فرمائی۔ اور انگریزی ترجمۃ القرآن کی اہمیت اور ضرورت بیان کی۔ آخر میں حضور نے حضرت مولوی صاحب کی صحت کی کمزوری کا ذکر کرتے ہوئے احباب کو دعاؤں کے ذریعہ ان کی مدد کرنے کی تحریک فرمائی۔

دوپہر کو حضور نے دونوں مجاہدین کو ازراہ خدام نوازی قصر خلافت میں کھانے کی دعوت دی۔ جس میں بعض اور اصحاب کو بھی مدعو فرمایا۔

پانچ بجے جامعہ احمدیہ و مدرسہ احمدیہ کے اساتذہ و طلباء کی طرف سے بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں دعوت چاء دی گئی۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شمولیت فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد اساتذہ و طلباء کی طرف سے حضرت مولوی شیر علی صاحب اور ابو العطاء مولوی اللہ دتا صاحب کو ایڈریس پیش کیا گیا۔ ایڈریس کے جواب میں حضرت مولوی شیر علی صاحب نے شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ جس کام کے لئے میں جا رہا ہوں۔ وہ میری طاقت اور لیاقت سے بہت بالا ہے۔ اور جس قدر وہ اہم کام ہے۔ اسی قدر میں کمزور ہوں۔ ایسی حالت میں صرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور آپ صاحبان کی دعائیں ہی ہیں جو کامیاب کر سکتی ہیں۔ اس لئے میں جہاں احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ وہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ کہ یہی میرا سہارا ہے۔ آپ کے بعد مولوی اللہ دتا صاحب نے شکریہ ادا کرتے ہوئے بیان کیا۔ کہ اگرچہ بلاد عربیہ میں جماعت احمدیہ ابھی بالکل ابتدائی حالت میں ہے۔ مگر ایک چیز اس میں ایسی ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے فضل کو بہت حد تک جذب کرنے والی ہے۔ اور وہ اس جماعت کا اخلاص اور تقویٰ ہے۔ آخر میں آپ نے طلباء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کی صحبت میں بیٹھنے اور ان کے علوم سے مستفیض ہونے کی نصیحت کی۔ بعد ازاں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مفصل تقریر فرمائی۔ جس میں فرمایا۔ کہ اب باتیں کرنے کا وقت نہیں۔ بلکہ کام کرنے کا وقت ہے۔ اور نصیحت فرمائی۔ کہ وہ حقیقت احمدیت کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ یہ مفصل تقریر انشاء اللہ آئندہ شائع کی جائیگی۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کو شام کے کھانے کی دعوت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے دی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی اس میں شرکت فرمائی۔ اور بہت سے اصحاب کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔

۲۴ فروری کو شام کے کھانے کی دعوت ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر صاحب نے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلص صحابی اور حضرت مولوی شیر علی صاحب کے پرانے رفیق ہیں۔ دی ؛

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۵ فروری ۱۹۳۶ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ؛

نمبر	نام	پتہ	نمبر	نام	پتہ
۱	شیخ ظفر الحق صاحب	ضلع گوجرانوالہ	۵	محمد حسین صاحب	قادیان
۲	نور بیگم صاحبہ	ضلع حیدر آباد سندھ	۶	ایک صاحب جو ابھی اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے	ضلع ملتان
۳	فضل الدین صاحب	قادیان	۷	دوسرے صاحب	"
۴	حسین بخش صاحب	"	۸	تیسرے صاحب	"

ریتی چھلہ کے متعلق مجسٹریٹ علاقہ کے حکم کے خلاف

عدالت سشن میں نگرانی کی سماعت

گورداسپور ۲۵ فروری۔ مجسٹریٹ صاحب علاقہ بٹالہ نے ریتی چھلہ میں سے رستہ جاری کرنے کے متعلق جو حکم دیا ہوا ہے۔ اس کے خلاف آج عدالت سشن میں نگرانی پیش ہوئی۔ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور سے تشریف لائے۔ جناب مرزا عبد الحق صاحب پلیڈر گورداسپور بھی موجود تھے۔ تین بجے کے قریب جناب شیخ صاحب اور جناب مرزا صاحب نے پیش ہو کر اس استعجاب کا اظہار عدالت کے سامنے کیا۔ کہ تاریخ پیشی خام ظاہر کی گئی ہے۔ حالانکہ خیال یہ تھا۔ کہ آج پختہ تاریخ ہے۔ عدالت نے فریق ثانی کے نام نوٹس جاری کیا۔ اور آئندہ سماعت کے لئے گیارہ مارچ کی تاریخ مقرر ہوئی ؛

ایک احراری کا احمدی کے خلاف استغاثہ خارج

بٹالہ ۲۵ فروری۔ ایک احراری اللہ بخش عرف ہزارہ کی طرف سے ایک احمدی سیٹھی خلیل الرحمٰن صاحب کے خلاف زد و کوب کا مقدمہ دائر کیا گیا تھا۔ آج کی تاریخ استغاثہ کی شہادتوں کے لئے مقرر تھی۔ محمد فضل شاہ اور پہلوان شاہ دو کانسٹیبل بطور گواہ استغاثہ پیش ہوئے۔ جن کی شہادتوں کے بعد عدالت نے استغاثہ خارج کر دیا۔ معلوم ہوا۔ کہ سیٹھی صاحب ہزارہ کے خلاف ہتک عزت کے مقدمہ کی اجازت حاصل کرنے کے لئے درخواست دینے والے ہیں سیٹھی صاحب کی طرف سے بٹالہ کے احمدی نوجوان وکیل شیخ ارشد علی صاحب نے قابلیت کے ساتھ مقدمہ کی پیروی کی ؛

جامع العقاقیر

جامع العقاقیر (یا بالفاظ دیگر جڑی بوٹی) کے ہر حصہ میں حکیم عقیقی صاحب نے مشہور بوٹیوں کی نسبت شرقی و مغربی تحقیقات کے ساتھ ان کے افعال و خواص اور مفرد و مرکب استعمال کا بالوضاحت بیان کر کے اردو طبی لٹریچر میں ایک قابل قدر اضافہ کیا ہے ؛

مفتی محمد صادق از قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۳ ذوالحجہ ۱۳۵۴ سنہ ہجری

سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کی حق تلفی

حکومت نا انصافی کے انسداد کے لئے مؤثر کارروائی کرے

حکومت ہند کے اداروں کا ہندوؤں کے اجارہ میں ہونے کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ حکومت ۲۵ فیصدی ملازمتیں مسلمانوں کو دینے اور اس پر عمل کرنے کے پختہ وعدے کرنے کے باوجود ابھی تک کسی محکمہ میں بھی اس اقرار کو پورا نہیں کر سکی۔ اور نہ بحالاتِ موجودہ امید کی جا سکتی ہے کہ کبھی پورا کر سکے۔ وجہ یہ ہے۔ کہ قابو یافتہ ہندو سرکاری ملازمین اول تو ایسا موقعہ آنے ہی نہیں دیتے۔ کہ کوئی مسلمان حصول ملازمت کے لئے ان کے محکمہ پر دستک دینے کا موقعہ پا سکے لیکن اگر کسی بالا افسر کی خاص توجہ اور کوشش سے کسی مسلمان کو کوئی جگہ مل جائے۔ تو اسے اس قدر تنگ کیا جاتا ہے۔ کہ یا تو وہ بےچارہ خود ہی علیحدہ ہو جانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ یا محکمانہ طور پر اس کے خلاف کارروائی کر کے اس کی ساری عمر برباد کر دی جاتی ہے۔ اور انگریز حکام کو یہ کہکر کان بھرے جاتے ہیں۔ کہ کام کرنے کے قابل اور اپنے فرائض کی ادائیگی کا احساس رکھنے والے مسلمان ملتے ہی نہیں:۔

حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ہر محکمہ۔ اور ہر فن کی قابلیت رکھنے والے مسلمان نوجوان موجود ہیں جو بیکار پھر رہے ہیں۔ اور ان کے مقابلہ میں بہت کم قابلیت اور علمیت کے ہندو نہایت معقول تنخواہیں پا رہے ہیں۔ اگرچہ مسلمانوں کو اپنی زندگی کا مقصد سرکاری ملازمتیں نہیں بنا لینا چاہیئے۔ بلکہ صنعت و حرفت اور تجارت کی طرف خصوصیت سے توجہ کرنی چاہیئے۔ لیکن یہ بھی ممکن نہیں۔ کہ ملازمتوں کو نظر انداز کر دیا جائے کیونکہ حکومت کی مشینری کا سارا دارومدار ملازمین پر ہی ہے۔ اور جو قوم ملازمتوں میں اپنا پورا حصہ نہ رکھتی ہو۔ وہ نہ صرف حکومت کے خزانہ میں سے اپنا وہ حصہ حاصل کرنے سے محروم رہ جاتی ہے۔ جو ملازمین کو ملتا ہے۔ بلکہ کئی اور رنگوں میں بھی نقصان اٹھاتی اور کچلی جاتی ہے۔ چنانچہ مسلمانانِ ہند ایک عرصہ سے ان دونوں مصیبتوں میں مبتلا ہیں۔ حکومت کو بھی اس کا احساس ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس نے سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کے لئے ایک معین حصہ قرار دے دیا ہے۔ لیکن سرکاری دفاتر کی موجودہ حالت یہ ہے۔ کہ ان کی باگ ڈور ہندوؤں کے ہاتھ میں ہے۔ وہ جو چاہتے ہیں۔ کرتے ہیں۔ اور انگریز افسران کے کام میں بہت کم دخل دیتے ہیں۔ اور شاذ ہی یہ دیکھنے کی تکلیف گوارا کرتے ہیں۔ کہ کسی کی حق تلفی تو نہیں ہو رہی۔ اس نا انصافی کو دور کرنے کے لئے حکومت کو خاص انتظام کرنا چاہیئے۔ اور تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد یہ پتہ لگاتے رہنا چاہیئے۔ کہ مسلمانوں کو کس نسبت سے ملازمتیں دی گئی ہیں۔ اور کیونکر مقررہ نسبت میں کمی کی گئی ہے:۔

م م۔ اگر مسٹر جناح اپنے مشن میں کامیاب ہو جائیں۔ تو نہ صرف مسلمانوں کے زخمی قلوب کا اندمال ہو سکتا ہے۔ بلکہ حکومت بھی ایک بہت بڑی الجھن سے نکل سکتی ہے۔ لیکن سکھوں کا اس وقت تک کا رویہ اور ایک غدار ٹولی کی ان سے ساز باز ممکن ہے۔ قابلِ اطمینان صورت نہ پیدا ہونے دے:۔

مسٹر کھوسلہ سشن جج گورداسپور کا فیصلہ اور اخبار ”یوگنڈا ہیرلڈ“

یوگنڈا کے مشہور انگریزی اخبار ”یوگنڈا ہیرلڈ“ نے ۸۔ جنوری کی اشاعت میں مسٹر کھوسلہ سشن جج گورداسپور کے فیصلہ کے خلاف عدالت عالیہ لاہور کے فیصلہ کو من وعن درج کرتے ہوئے اس کے جو عنوان مقرر کئے ہیں ان سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ مسٹر کھوسلہ کے فیصلہ کو دنیا کے دور دراز علاقوں میں کس نظر سے دیکھا گیا ہے۔ مثلاً اس کے متعلق لکھا ہے ”غیر متعلق شہادت“، ”ناجائز اور مبالغہ آمیز“، ”تمام فیصلہ غیر ضروری ہے“ ”ایک جسارت آمیز نتیجہ“ ”غیر متعلق۔ غیر ضروری۔ اور دل آزار“ یہ ہے وہ شہرت جو مسٹر کھوسلہ کو غیر ممالک کے غیر جانبدار لوگوں میں حاصل ہوئی ہے:۔

کراچی میں احرار کی ذلت و رسوائی

اخبار ”سندھ آبزرور“ اپنی ۱۸۔ فروری کی اشاعت میں لکھتا ہے۔ پندرہ فروری کو کراچی میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مسٹر مظہر علی اظہر اور مسٹر داؤد غزنوی نے تقریریں کیں۔ جب یہ دونوں تقریریں کر چکے۔ تو قاضی محمد مجتبٰے صاحب ایڈیٹر ”ڈیلی آفتاب“ نے معاملہ شہید گنج کے متعلق مجلس احرار اور احراری لیڈروں کے رویہ پر سخت تنقید کرتے ہوئے ان کی غداریوں کا پردہ چاک کیا۔ جب مسٹر عبدالخالق نے مجلس احرار پر اعتماد کا ریزولیوشن پیش کیا تو قاضی صاحب موصوف نے اس کی مخالفت کی۔ اور حاضرین بغیر کسی قسم کی رائے دینے کے اٹھ کر چلے گئے۔ اس طرح احرار اور ان کے ہمنواؤں کو کراچی میں بھی سخت خفت و ندامت اٹھانی پڑی۔

حکومتِ ہند اور کرپان

لیجسلیٹو اسمبلی کے حال کے اجلاس میں سردار منگل سنگھ کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سر ہنری کریک نے کہا۔ کہ مذہبی معاملات میں دخل نہ دیتے ہوئے گورنمنٹ آف انڈیا حکومتِ پنجاب کے اس خیال سے متفق ہے۔ کہ بدامنی کے خطرہ کے وقت تمام پبلک سے ہتھیار چھین لئے جائیں۔ نیز کہا۔ کہ گورنمنٹ ہند صوبجاتی گورنمنٹوں کو ان معاملات میں خاص ہدایات دینے کے لئے تیار نہیں:۔

سردار منگل سنگھ کا مطلب یہ تھا۔ کہ کرپان کو سکھوں کا مذہبی نشان قرار دے کر مستثنٰے قرار دینے کے لئے گورنمنٹ ہند صوبجاتی حکومتوں کے نام ہدایت جاری کرے۔ لیکن جب کرپان بطور مہلک اسلحہ استعمال کی جا سکتی ہے۔ اور کی جاتی ہے۔ جیسا کہ آئے دن کے حادثات سے ظاہر ہے تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ اسے مستثنٰے قرار دیا جائے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہو گیا۔ کہ پچھلے دنوں سکھوں نے اس غرض سے جو سول نافرمانی شروع کی تھی۔ وہ بالکل بے نتیجہ ثابت ہوئی:۔

مسلمان نظربندوں کی رہائی

تمام مسلمان پریس حکومتِ پنجاب سے بارہا مطالبہ کر چکا تھا۔ کہ مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں اس نے جن مسلمانوں کو نظر بند کر رکھا ہے۔ انہیں رہا کر دے۔ اگرچہ حکومت کے پاس ان کو نظر بند رکھنے کی کوئی معقول وجہ نہ تھی۔ تاہم وہ رہا کرنے پر آمادہ نہ ہوتی تھی۔ اب مسٹر جناح کی تشریف آوری پر اس نے رہائی کا اعلان کر دیا ہے۔ اور اسے سکھوں اور مسلمانوں میں باعزت تصفیہ کی کوشش میں عملی امداد کی ایک صورت قرار دیا ہے:۔ م م

جماعت احمدیہ کے خلاف ڈاکٹر سر اقبال کا عجیب و غریب بیان

پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کے مدلل مضامین کا جواب دینے کی ناکام کوشش

(۳)

کارڈینل نیومین کا نظریہ

کارڈینل نیومین انگلستان کا ایک مشہور پادری ہے۔ اس نے عیسائیت کی ناقابل عمل تعلیموں اور عجیب و غریب احکام کو دیکھ کر جن کا بجالانا نوع انسان کے لئے کسی طرح ممکن نہیں کہا تھا کہ "ہماری نسل کا ترقی کرنا اور اس کا منتہائے کمال تک پہنچنا محض خواب ہے۔ کیونکہ الہام اس کی راہ میں حائل ہے"۔ یہ نظریہ نفس الہام کے متعلق اگرچہ کسی طرح صحیح نہیں۔ مگر اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ عیسائیوں نے جس قدر ترقی کی۔ اس کی وجہ یہ نہیں۔ کہ انہوں نے اپنی مذہبی تعلیموں پر عمل کیا۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ وہ اپنے مذہب کی تعلیموں کو پس پشت پھینک کر میدان عمل میں نکل کھڑے ہوئے ورنہ عیسائیت کی اگر صرف اسی تعلیم کو مدنظر رکھا جاتا۔ کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے گزر جانا آسان ہے۔ مگر دولت مند کا خدا کی بادشاہت میں داخل ہونا محال۔ اور یہ کہ یسوع مسیح کا حقیقی متبع وہی ہو سکتا ہے۔ جو اپنا تمام زر و مال غریبوں اور ناداروں کو دے کر خالی ہاتھ اس کے پیچھے ہولے۔ تو آج عیسائیت کا عروج کہیں نظر نہ آتا۔ کارڈینل نیومین نے اسی وجہ سے "عیسوی الہام" کی تنقیص کی۔ اور کہا کہ نسل انسانی کے ارتقاء اور اس کے منتہائے کمال تک پہونچنے میں یہ سب سے بڑی روک ہے۔

پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کا سوال

چونکہ ڈاکٹر سر اقبال کا پیش کردہ نظریہ کہ اسلام نعوذ باللہ رواداری کا قائل نہیں بلکہ جبر و تشدد اور زور و طاقت سے ہر مذہبی تحریک کو مٹانے اور اسے کچلنے کا حکم دیتا ہے۔ ایک عقلمند اور معاملہ فہم انسان کی نگاہ میں ارتقاء عالم اور بنی نوع انسان کی وسعت نظری کو تنزل جمود اور تنگ نظری سے تبدیل کرنے کے مرادف ہے۔ اس لئے پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے سر اقبال سے دریافت کیا تھا۔ کہ وہ کارڈینل نیومین کے اس قول کو اسلام پر چسپاں کرتے ہوئے اس سے کہاں تک اتفاق رکھتے ہیں۔ اس کے جواب میں سر اقبال اپنی معلومات دینیہ کا عجیب مظاہرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"اسلام کی داخلی تعمیر اور کیتھولک مذہب میں بے انتہاء اختلاف ہے۔ اس لئے کہ تاریخ عیسائیت سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اصول عیسائیت کی پیچیدگی اور عقائد کی غیر معقولیت ہمیشہ جدید ملحدانہ توجیہات کا موجب ثابت ہوتی رہی ہے۔ (اس کے مقابلہ میں) اسلام دو حد درجہ سادے اور عام فہم اصول پر مبنی ہے۔ یعنی خدا ایک ہے۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سلسلہ مقدسہ کی آخری کڑی ہے۔ جو وقتاً فوقتاً تمام زبانوں اور تمام قوموں میں بنی نوع انسان کی ہدایت و راہنمائی کے لئے پیدا ہوتے رہے ہیں"۔

پھر لکھتے ہیں:-

"تاریخ اسلام میں ایسے ارتکاب کفر کی مثال بہت ہی کم ملے گی۔ جس نے سینہ حدود کے اندر رہتے ہوئے کسی دوسری توجیہہ کی جرأت کی ہو۔ چونکہ اسلام میں ایسی بدعت کی مثال بہت ہی کم ہے۔ جس نے حدود شریعت پر حملہ کیا ہو۔ اس لئے جب کبھی اس حد سے تجاوز ہوتا ہے۔ تو ایک اوسط درجہ کے مسلمان کے جذبات میں ہیجان رونما ہو جاتا ہے"۔

اسلام کے احکام کی تشریح میں پیچیدگیاں

ڈاکٹر اقبال نے اس جواب میں پہلی بات یہ بیان کی ہے۔ کہ اصول عیسائیت کی پیچیدگی اور عقائد کی غیر معقولیت ہمیشہ جدید ملحدانہ توجیہات کا موجب ثابت ہوتی رہی ہے۔ لیکن اسلام میں کسی قسم کی پیچیدگی نہیں۔ وہ ان دو حد درجہ سادے اور عام فہم اصول پر مبنی ہے۔ کہ خدا ایک ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے آخری نبی ہیں۔ اس جواب کا جہاں یہ حصہ درست ہے کہ احکام اسلام میں کوئی پیچیدگی نہیں وہاں اس کے دوسرے حصہ میں حقیقت کا شائبہ تک بھی نہیں۔ کیونکہ احکام اسلام کی تشریحات کے متعلق مسلمانوں میں بے انتہاء پیچیدگیاں پیدا ہو گئیں۔ اور اس قدر الجھنوں میں وہ گرفتار ہوئے۔ کہ ایک نہیں دو نہیں بیسیوں فرقوں میں منقسم ہو گئے۔

پھر ان میں عقائد کے لحاظ سے زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اور ہر فرقہ اپنے سوا باقی تمام کو کافر اور جہنمی قرار دیتا ہے۔ حتیٰ کہ ڈاکٹر اقبال بھی ان فسادی تکفیر سے تنگ آ کر کہہ چکے ہیں ؎

ہمارے مولوی آ جائیں جس دم اپنی آئی پر
تو منطق انکی صرف فتویٰ تکفیر ہوتی ہے

مسلمانوں کا تفرق و تشتت

پس جب حالت یہ ہے کہ مسلمان تفرق و تشتت کا شکار ہیں۔ ان میں اتحاد نہیں۔ یگانگت نہیں۔ مواسات اور ہمدردی نہیں مواخات اور مودت نہیں۔ ہر فرقہ دوسرے کو کافر اور خارج از اسلام قرار دیتا ہے۔ تو لازماً عیسائیت اور اسلام میں یہ فرق تو نہ ہوا۔ کہ عیسائیت کی تعلیم سے جدید ملحدانہ توجیہات عیسائیوں نے نکال کر مذہب یا الہام کو ارتقاء عالم میں روک بنا لیا۔ اور اسلام کی تعلیم سے نئی توجیہات نہیں نکل سکتیں۔ کہ ان کی وجہ سے ارتقاء نوع انسانی کو کوئی صدمہ پہونچے۔

اسلام کے بنیادی اصول پانچ ہیں

پھر یہ کہنا بھی کسی طرح صحیح نہیں۔ کہ اسلام کے بنیادی اصول صرف دو ہیں۔ یعنی خدا کو ایک اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کا آخری نبی سمجھنا معلوم ہوتا ہے ڈاکٹر اقبال مبادیات اسلام تک سے ناواقف ہیں۔ اور انہیں اتنی موٹی بات بھی معلوم نہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی بنیاد پانچ اصول پر رکھی ہے جو یہ ہیں۔ (۱) اللہ تعالےٰ کی وحدانیت اور آپ کی رسالت کا اقرار (۲) نماز (۳) زکوٰۃ (۴) حج اور (۵) رمضان کے روزے۔ اور ایمان کے اصول یہ بتائے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ۔ ملائکہ۔ کتب الہیہ۔ رسل۔ یوم آخر اور مسئلہ قضاء و قدر پر ایمان لایا جائے۔ لیکن سر اقبال یہ انوکھی بات بتلا رہے ہیں۔ کہ اسلام صرف یہ اصل دنیا میں لے کر آیا ہے کہ خدا تعالےٰ ایک ہے۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے آخری نبی۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام کی بنیاد ان پانچ اصول پر ہے کہ اللہ تعالےٰ کی وحدانیت اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا اقرار کیا جائے۔ نمازیں پڑھی جائیں۔ زکوٰۃ دی جائے۔ بشرط استطاعت حج کیا جائے۔ اور رمضان کے روزے رکھے جائیں۔ معلوم ہوتا ہے ڈاکٹر اقبال نے وحدانیت اور رسالت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صرف زبانی اقرار ہونے کی وجہ سے تو اسلام کی بنیاد قرار دے لیا۔ اور اس کینہ اور عداوت کی وجہ سے جو احمدیت کے متعلق ان کے دل میں پائی جاتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری نبی ہونا اپنی طرف سے بڑھا لیا۔ اور باقی تمام امور جو عملیات سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کو بالکل نظر انداز کر دیا۔ کیونکہ ان پر عمل کرنے کی نہ وہ ضرورت سمجھتے ہیں۔ اور نہ عمل کرتے ہیں۔ گویا مسلمان کہلانے کے لئے انہوں نے آسان پہلو اختیار کر لیا۔ اور عملی حصہ کو بالکل ترک کر دیا۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا صاف اور واضح ارشاد موجود ہے۔ جس میں نماز، روزہ۔ حج اور زکوٰۃ کو اسلام کے بنیادی اصول قرار دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر اقبال ان سب کو ترک کرنے کے باوجود اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے لیکن تمام ارکان اسلام کی پوری احتیاط سے پابندی کرنے والوں کو اسلام سے خارج کرنے کے لئے تیار

سوراج کی بنیاد نفس پر قابو پانے سے رکھی جا سکتی ہے

(رقمزدہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

۱۹۲۴ء میں جبکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اپنے بارہ رفیقانِ راہ کے ساتھ انگلستان تشریف لے گئے تھے، تاکہ وہاں کے تبلیغی حالات اور ضروریات کا بچشم خود ملاحظہ فرمائیں۔ تو حضور کی واپسی پر صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے استقبال کے لئے عاجز کو بمبئی بھیجا گیا تھا۔ ان دنوں اتفاق سے مسٹر گاندھی بھی بمبئی میں وارد تھے۔ اور میری ان کی پہلے سے دہلی میں یونٹی کانفرنس کے موقعہ پر ملاقات اور واقفیت ہو چکی تھی۔ اس وقت وہ ہندو مسلم اتحاد کے لئے کوشش کر رہے تھے۔ اور ایک موقع ایسا آیا۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ اور مسٹر گاندھی کی ملاقات ہوئی۔ مولانا محمد علی صاحب مرحوم اور مولانا ابوالکلام صاحب آزاد بھی اس ملاقات میں شامل تھے۔ اثنائے گفتگو میں سوراج کے ذکر پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا صحیح سوراج کی ابتدا اس امر سے ہوتی ہے۔ کہ انسان اپنے نفس پر قابو پا کر ہر طرح سے اس کو اپنی عقلی حکومت کے ماتحت رکھے۔ مولانا محمد علی صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس فرمان سے وجد میں آگئے۔ اور مسٹر گاندھی کو اس طرف متوجہ کیا۔

اپنے نفس کو قابو میں رکھنا اور اس پر حکومت کرنا بہت بڑے بہادروں کا کام ہے۔ بہت سے لوگ دُنیا میں اس واسطے نامراد رہتے ہیں۔ کہ وہ اپنے نفس پر قابو پانے کی طاقت حاصل نہیں کرتے۔ بلکہ نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ اور ان کا مقولہ یہ ہوتا ہے۔ کہ "دل نہیں لگتا" جو شخص اس طرح دل کے پیچھے چلتا ہے۔ وہ کبھی کسی اعلےٰ مقصد کو حاصل نہیں کر سکتا۔ اور نہ کسی بڑے مقصد پر پہونچ سکتا ہے۔ صحیح طریق زندگی کا یہی ہے۔ کہ انسان سوچنے سمجھنے، بزرگوں کے مشورے، تجربہ کاروں کی رائے اور دماغ توجہ اور استخارے کے بعد اپنے لئے زندگی کا ایک مقصد مقرر کرے۔ اور پھر جی مانے یا نہ مانے زندہ رہے یا مر جائے مگر اس مقصد کو ہاتھ سے نہ چھوڑے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام فرمایا کرتے تھے الاستقامۃ فوق الکرامۃ یعنے ایک بات پر استقلال سے قائم ہو جانا کرامت سے بھی بڑھکر ہے۔ اس میں شک نہیں کہ نفس کو قابو کرنا اور اس کو اپنی ماتحتی میں چلانا کوئی آسان کام نہیں۔ یہ بات ایک بڑی ریاضت چاہتی ہے جس طرح بچہ جب ابتداءً چلنا سیکھتا ہے۔ تو بار بار گرتا ہے۔ اسی طرح ریاضت کرنے والا لغزش کھاتا اور گرتا رہتا ہے۔ لیکن باوجود گرنے کے وہ پھر بھی اپنے مقصد کو نہ چھوڑے۔ تو رفتہ رفتہ اس کی لغزشیں کم ہوتی جائیں گی۔ اور بالآخر اسے نیکی پر اطمینان قلب حاصل ہو جائیگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ متقی وہ ہیں۔ جو یقیمون الصلوٰۃ نماز کو کھڑا کرتے رہتے ہیں۔ اس لفظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ان کی نماز گرتی رہتی ہے۔ اور وہ اس کو بار بار کھڑا کرتے رہتے ہیں۔ اور اپنی کمزوریوں سے مایوس ہو کر نماز پڑھنا چھوڑ نہیں دیتے بلکہ اسی دھن میں لگے رہتے ہیں۔ کہ نماز کو پورے طور سے ادا کریں۔ اسی کوشش میں ایک وقت آتا ہے۔ کہ اوہام اور پراگندہ خیالات خود بخود دور ہو جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام اپنا ایک واقعہ بیان فرمایا کرتے تھے۔ کہ ایک دفعہ میں نماز میں کھڑا ہوا۔ تو طبیعت نماز میں نہ لگے اور کچھ رقت اور خشوع پیدا نہ ہو۔ میں گھبرا کر باہر جنگل کی طرف چل پڑا۔ جب میں بازار میں سے گذر رہا تھا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ دو شخص بازار میں آمنے سامنے دو دکانوں پر بیٹھے ہوئے تھے ایک نے دوسرے کو آواز دے کر کہا۔ بھائی اگر شراب کا گلاس پینے سے نشہ نہ آئے۔ تو کیا کرنا چاہئے۔ اس نے جواب دیا۔ کہ ایک گلاس اور پی لو، تو نشہ آ جائے گا۔ پہلے شخص نے کہا۔ اگر ایک گلاس اور پینے سے بھی نشہ نہ آئے، تو پھر کیا کریں۔ دوسرے نے جواب دیا۔ کہ پھر ایک گلاس اور پی لو نشہ آہی جائے گا۔ میں یہ بات سُنکر سوچنے لگا۔ کہ یہ باتیں تو میرے ہی واسطے انہوں نے کہی ہیں۔ اگر دو رکعت کے پڑھنے سے حالتِ مطلوبہ پیدا نہیں ہوتی۔ تو دو اور پڑھو۔ اس سے بھی نہ ہو۔ تو دو اور پڑھ لو۔ اس طرح حالت رقت پیدا ہو ہی جائے گی۔ چنانچہ میں نے اس پر عمل کیا۔ اور کارگر پایا۔

غرض ریاضت کے ساتھ انسان ہر ایک چیز میں کمال حاصل کر سکتا ہے۔ سالک کے واسطے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے نفس کے پیچھے چل کر عیش و عشرت میں نہ پڑے۔ بلکہ تلخی کی زندگی قبول کرے۔ اور جس حالت میں خدا تعالےٰ رکھے۔ اسی میں راضی رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

نگار من ہمی خواہد تہیدستانِ عشرت را

یعنی خدا تعالےٰ ایسے ہی لوگوں سے پیار کرتا ہے۔ جو عیش و عشرت کو ترک کرتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کی خاطر اپنے نفس کے جوشوں کو دباتے اور اس کو قابو میں رکھتے ہیں۔

ایک احمدی نوجوان کی شاندار کامیابی

میرزا صفدر جنگ صاحب ہمایوں امرت سری نے امسال گورنمنٹ انجنیرنگ سکول رسول کے اوورسیر کے امتحان میں شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ صاحب موصوف نے ۳۵۵۰ نمبروں میں سے ۲۸۷۹ نمبر یعنی ۸۱ فیصدی نمبر حاصل کئے۔ مضامین Accounts اور Work-shop میں تمام کامیاب ہونے والوں میں اول درجہ پر رہے ہیں جس کی وجہ سے ان کو دو قیمتی کتابیں بطور انعام درسگاہ کی طرف سے دی گئی ہیں۔ مسٹر موصوف امرتسر کے احمدی نوجوانوں میں اپنی مستقل مزاجی۔ اخلاص اور سلسلہ کی خدمات کی وجہ سے ایک امتیازی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ نے ایف۔ ایس۔ سی کا امتحان پاس کرنے کے بعد اپنا وقت ملازمت کی تلاش میں صرف کرنے کی بجائے احمدی نوجوانوں کو منظم کرنے میں صرف کیا۔ چنانچہ آپ کی سعی سے انجمن ترقی اسلام امرتسر کا وجود اگست ۳۳ء میں باجازت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز منصۂ شہود پر آیا۔ تاریخ مذکورہ سے لیکر اپریل ۳۴ء تک آپ نہایت تن دہی اور اخلاص سے انجمن کے سیکرٹری شپ کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اس کے بعد آپ گورنمنٹ انجنیرنگ سکول رسول کی اوورسیر کلاس میں برائے تعلیم روانہ ہو گئے۔ دوران تعلیم میں بھی جب آپ گرمیوں کی تعطیلات میں امرتسر آتے۔ تو باقاعدہ انجمن کے کاموں میں وقت صرف کرتے۔ غرضیکہ آپ ہر لحاظ سے امرتسر کے احمدی نوجوانوں کے لئے قابلِ تقلید نمونہ ہیں۔ ہم تمام امرتسر کے احمدی نوجوانوں اور بزرگوں کی طرف سے مرزا صاحب اور ان کے خاندان کو ہدیہ تہنیت پیش کرتے ہیں۔ اور حضرت امیر المومنین و دیگر بزرگانِ سلسلہ سے ملتمس ہیں۔ کہ ایسے مخلص احمدی نوجوان کی درازیٔ عمر۔ آئندہ دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دُعا فرمائیں۔

(حکیم ظہور الحسن جنرل سیکرٹری انجمن ترقی اسلام امرتسر)

دہلی میں پھیری کا کام کرنے والے احمدی

جو دوست دہلی میں پھیری وغیرہ کا کام کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہاں ان کی رہائش کے لئے معمولی اخراجات پر انتظام کر دیا جائیگا۔ اور تجارت کے معاملہ میں بھی ہر قسم کی امداد دی جائیگی۔ جملہ اخراجات ان کے اپنے ہونگے۔ (انچارج تحریک جدید۔ قادیان)

واقعات عالم پر نظر

(۱) وفادار باغی (۲) جنگِ عظیم کی علامات (۳) دکن کے تین مسلمان

الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

(۱)

شریعت اسلام نے انسانوں کو ان کے عقائد و اعمال کے لحاظ سے مومن و کافر کے دو نام دے کر دو گروہوں میں تقسیم کیا ہے۔ جو لوگ تحریکات پاکیزہ سے متاثر ہو کر احکام الٰہی کو تسلیم کرتے۔ اور آدم کی اطاعت کا جُوا اپنی گردن پر رکھتے ہیں۔ ایسے اطاعت شعار لوگوں کو جماعت انبیاء اور جو تحریک بدی کے اثر میں آ کر تکبر خود پسندی و عدم اطاعت کا ارتکاب کرتے ہیں۔ ان کو زمرہ مخالفین انبیاء میں شامل کیا گیا ہے۔ جب سے دنیا کا موجودہ دَور ہے۔ بنی نوع انسان ان وفادار اور باغی جماعتوں میں تقسیم رہ کر دیوتا در اکشس اور ملائکہ و شیاطین کی مذہبی اصطلاحات کی عملی تفسیر کرتی رہی ہے۔

ہمارے زمانہ میں شیطان سے آخری جنگ کی پیشگوئی ہے۔ اور اس روحانی جنگ عظیم میں ابرار و احرار کی نبرد آزمائی استعارۃً کتب مذہبی میں تواتر سے بیان ہوئی ہے۔ اور اس جنگ میں شہزادہ امن مسیح موعود کی فتح اور دجال کی شکست اور تباہی صحائف مذہبی میں مرقوم ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ لوگ باغی کہلانے سے ڈرتے تھے۔ مگر آج یہ وقت ہے۔ کہ شیطان کہلانا "شیطان" اخبار نکالنا باعث عار نہیں سمجھا جاتا۔ اور باغی کا لفظ باعث فخر خیال کیا جاتا ہے۔ بغاوت کے جرم میں قید و بند کو عزت تصور کیا جاتا ہے۔ قانون شکنی کو دین امن پسندی اور وفاداری کو بزدلی اور کمزوری پر محمول کیا جاتا ہے۔ اور لطف یہ کہ جن لوگوں کے ہاتھ میں اس وقت زمام حکومت ہے۔

ان میں سے بعض ابرار کی بجائے احرار کی حمایت کرنا فرض منصبی سمجھتے ہیں۔ اور پابند قانون وفادار جماعت کو باغی و طاغی گروہ کے مقابل نیچا دکھانا معمولی امر سمجھنے لگے ہیں مگر تاریخ کے صفحات پر پہلے میدانوں کے واقعات لکھے ہیں۔ اور خداوند خدا مسیح موعود کا خدا تاریخ کے واقعات کو بڑے پیمانہ پر دوہرا کر سانپ کا سر کچلنے اور نیکی کی آخری فتح کے سامان کر رہا ہے۔ جس طرح تاریکی میں منتظر آنکھ کو روشنی کی آمد کی خبر مل جاتی ہے۔ اسی طرح ہم کو قادیان میں پیش آنے والے موجودہ واقعات کے اندر حضرت نعمت اللہ شاہ ولی کے الفاظ "غم مخور زاں کہ من دریں تشویش" اور خرمی وصل یار مے بینم" کا آنے والا منظر ایمان کی آنکھ کے ذریعہ نظر آ رہا ہے۔ اور وفاداری و بغاوت کی جنگ میں آخری فتح کا یقین دلا رہا ہے۔

(۲)

سیاسیات عالم میں عجیب و غریب تغیر رونما ہے۔ حالات جلد جلد بدل رہے ہیں۔ اطالیہ و حبشہ خونریز جنگ میں مبتلا ہیں۔ جنیوا کے ارباب حل و عقد نو اٹلی کو مجرمانہ حملہ آوری سے روکنے میں اب تک کامیاب نہیں ہو سکے۔ مگر غریب حبش نے ڈٹ کر مقابلہ شروع کر دیا ہے۔ اگر وہ لیگ کے سہارے پر رہتا۔ تو اب تک نجاشی کے تخت و تاج کا خاتمہ ہو چکا ہوتا۔ اور "اب کیا ہو سکتا ہے" "جو ہونا تھا ہو چکا" کے فقرات پیرس و لنڈن سے دنیا میں شائع کر دیئے جاتے۔ لیکن قضائے آسمان اس کے خلاف نہیں۔ اور خدا تعالےٰ کا منشا یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا سے دُور دنیا کو سزا دے۔ اس لئے سیاسیات عالم میں ایسی خطرناک پیچیدگیاں پیدا کی گئی ہیں۔ کہ جن پر نظر کرنے سے ۱۹۱۴ء کا نقشہ سامنے آ رہا ہے۔ سمندر میں بحری جنگی بیڑے اور فضائے آسمانی میں ہوائی جنگی جہاز مشرق و مغرب میں حرکت کر رہے ہیں۔ جاپان و روس تیار ہیں۔ فرانس و جرمنی آمادہ پیکار ہیں۔ انگلستان کے جنگی بجٹ میں اضافہ منظور ہو چکا ہے۔ سنگاپور کا بحری مرکز جاذب توجہ ہو رہا ہے۔ سکندریہ میں فوجیں اتاری جا رہی ہیں۔ ترکی۔ ایران۔ عراق افغانستان میں خلافت کے معاہدات کی خبریں گرم ہیں بلقان کی ریاستیں کیل کانٹے درست کر رہی ہیں۔ امکانات ایسے ہیں کہ آتش حرب مشتعل ہوا چاہتی ہے۔ اور امریکہ و روس جاپان و جرمنی کی آویزش کا خطرہ بالکل قریب معلوم ہوتا ہے۔ امریکہ و جاپان کے ارباب حل و عقد نے الفاظ میں اور جاپان و روس کے نمایندے مانچو کو اور بیرونی منگولیا نے عملاً ارتکاب جنگ کر دیا ہے۔ غرض شور ہے۔ ہلچل ہے۔ پریشانی ہے۔ تیاری ہے۔ اور ہر طرف جنگ عظیم کے علامات ہیں۔

(۳)

شمالی ہند دینی عظمت و شہرت میں ممتاز ہے۔ مگر جنوبی ہند بھی خاموش تغیرات کے ساتھ تاریخ میں ہمیشہ شمال سے وابستہ رہا ہے۔ اجودھیا کے مقدس راجہ شری رام چندر کی رامائن کا ڈرامہ دراوڑ قوم کے گھاٹوں کے درمیان واقعہ سطح مرتفع پر ہی کھیلا گیا تھا۔ شنکر اچاریہ نے بدھ مذہب کے خلاف ہندو آزادی کا جہاد دکن ہی سے شروع کیا تھا۔ شہنشاہ عالمگیر کی ابتدائی تجاویز جنوبی ہند میں مرتب ہوئیں۔ اور ان کا آخری مسکن اسی خاک میں قرار پایا۔ اس سرزمین میں اب بھی خاموشی سے ہندوستان کے مستقبل پر اثر ڈالنے والی اصلاحات جاری ہیں۔ اور غیر معمولی سیاسی۔ تمدنی۔ اقتصادی تغیرات تین نامور ہستیوں کے زیر نگرانی عمل میں آ رہے ہیں۔ آج کا حیدر آباد سابقہ مغلئی حیدر آباد سے جدا ہے۔ انتظام کی ہر شاخ میں ترقی ہے۔ ریل اور ٹریفک کا تعاون خوبصورت بسوں کی دوڑ سے ظاہر۔ شاندار عمارتیں مثل عثمانیہ ہسپتال۔ ہائی کورٹ۔ جاگیر دار کالج لائبریری کسی کی توجہ کا ثبوت۔ علمی ترقیات مثل عثمانیہ یونیورسٹی اور دوسرے شعبہ ہائے حکومت میں انتظامی اصلاحات کسی دماغ کی عرق ریزی کے شاہد ہیں۔ یہ سب کچھ اس جواں مرد بوڑھے مسلمان کی محنت شاقہ کی مرہون منت ہیں۔ جن کا نام نئے سال کے خطابات کو شامل کر کے رائٹ آنریبل سر حیدر نواز جنگ نواب اکبر حیدری ہے۔ مسلمان ریاستیں اور دولت دو متضاد باتیں ہیں۔ مگر سر اکبر اور اعلیحضرت میر عثمان علی خاں نے ان کو جمع کر کے دکھا دیا ہے۔ حیدر آباد کی پڑوسی میسور کی ریاست ہندوستان کی نمونہ ریاست ہے۔ اس کے خوبصورت مربعہ قطعات زمین اور نظم و نسق میں حیرت انگیز ترقی اور اس کی دنیا بھر میں علمی و سیاسی شہرت دوسرے مسلمان سر مرزا اسمٰعیل کی ان تھک کوشش و قابلیت اور مہاراجہ کی قدر دانی کا نتیجہ ہے۔

ان دو کے علاوہ ریاست ٹراونکور سرعت سے ہر شاخ میں آگے قدم رکھ رہی ہے۔ جو یقیناً نوجوان والئے ریاست کی بیدار مغزی اور ان کے مسلمان دیوان سر حبیب اللہ کی محنت تجربہ توجہ کا نتیجہ اور شاندار کارگزاری ہے۔ یہ دکن کے تین مسلمان آیندہ کے ہندوستان کے نہ بھولنے والے معمار اور ان کے کارنامے ہمیشہ کے لئے یادگار رہیں۔

احمدیہ لٹریچر کی ضرورت

ایک دور دراز کے ملک میں سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر کی سخت ضرورت ہے۔ جن اصحاب کے پاس انگریزی ریویو کے متفرق پرچے ہوں یا جو اصحاب مکمل فائل دینا چاہیں وہ شکریہ سے قبول کئے جائیں گے۔ احباب حصول ثواب کے لئے جلد توجہ فرمائیں۔ پہلے بھی اعلان ہوا تھا مگر کافی توجہ نہیں ہوئی۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

چندہ تحریک جدید سال دوم کے وعدے پورے کرنیوالے مخلصین

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر مالی تحریک جدید میں جن مخلصین نے اپنے وعدوں کی پوری رقم یک مشت یا قسط وار ادا کر دی ہے ان کے اسماء گرامی حضور کی خدمت میں پیش کرکے دعا کی درخواست کی جا رہی ہے۔ ان مخلصین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ذیل میں ان کے اسماء اس لئے شائع کئے جاتے ہیں۔ کہ جب انہوں نے ایسے ہی حالات میں سے گذرتے ہوئے جو دوسروں کو درپیش ہیں اپنے وعدوں کو پورا کر دیا ہے تو وہ اصحاب جن کے ذمہ پوری رقم موعودہ یا اس کا کچھ حصہ بقایا ہے۔ وہ اپنے اس عہد کو جو انہوں نے سیدنا امیرالمومنین ایدہ اللہ کے حضور کیا۔ جلد سے جلد پورا کرنے کی کوشش کریں۔ تا ان کو بھی زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل ہو۔ اس فہرست میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسماء اور لجنہ اماء اللہ قادیان کے نام اس لئے نہیں دیئے جاتے کہ ان کی قابل رشک قربانی کی فہرست انشاء اللہ تعالیٰ علیحدہ شائع کی جائے گی۔ نیز وہ نام بھی اس میں نہیں۔ جنہوں نے اپنا نام شائع کرنے سے منع کر دیا ہے۔ فہرست حسب ذیل ہے۔

ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب قادیان ۲۶۵
منشی عبدالعزیز صاحب پنشنر " ۱۵۰
ڈاکٹر فضل کریم صاحب پنشنر ۳۱
مرزا عبدالرحمٰن صاحب مولوی فاضل " ۶
میاں اللہ دتا صاحب پان فروش " ۵-۴
پیر افتخار احمد صاحب پنشنر " ۵-۰
شیخ بشیر محمد صاحب دوکاندار " ۱۰-۸
میاں عبدالواحد صاحب دوکاندار " ۵-۰
میاں محمد شریف صاحب سبزی فروش " ۵-۰
مستری محمد شریف صاحب " ۵-۰
خان صاحب بابو برکت علی صاحب شملوی گورنمنٹ پنشنر قادیان } ۲۰۰-۰
سید محمود عالم صاحب ہیڈ کلرک دفتر محاسب قادیان ۲۵-۰
ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نور ہسپتال " ۴۴-۰
چوہدری غلام حیدر صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ " ۴۰-۰
مولوی عبدالرحمٰن صاحب " " ۲۰-۰
مولوی ارجمند خان صاحب " " ۱۱-۰
چوہدری فیض احمد صاحب کاتب الفضل " ۱۱-۰
خواجہ عبدالرحمٰن صاحب کلرک الفضل " ۱۱-۰
مرزا محمد اشرف صاحب پنشنر " ۱۰-۰
مرزا محمد یعقوب صاحب کارکن تحریک جدید " ۵-۰
میاں عبداللہ خان صاحب افغان " ۵-۰
مولوی ظل الرحمٰن صاحب " ۵-۰
مولوی سید محمد یوسف شاہ صاحب " ۵-۰

بابو سراج الدین صاحب پنشنر محلہ دارالفضل قادیان ۱۰۰-۰
بھائی غلام قادر صاحب " ۲۲-۰
منشی محمد اسمٰعیل صاحب ۲۰-۰
مولوی عبیداللہ صاحب بسمل " ۱۰-۸
مولوی عبدالواحد صاحب مولوی فاضل " ۱۰-۰
صوبیدار محمد عبداللہ صاحب پنشنر محلہ دارالرحمت " ۷۵-۰
سید عزیز اللہ شاہ صاحب دارالانوار " ۶۰-۰
بابو برکت اللہ صاحب " " ۵-۰
مسٹر لطیف الرحمٰن صاحب بی اے دارالعلوم " ۱۵-۰
حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی " ۶-۰
مستری فضل الدین صاحب محلہ دارالبرکات " ۵-۰
مستری عبدالغنی صاحب " " ۵-۰
ڈاکٹر غلام علی صاحب رڑکی ۲۵-۰
صوفی غلام محمد صاحب قادیان ۱۰-۰
حافظ بشیر احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ " ۱۰-۰
ملک غلام نبی صاحب کھارا ۱۰-۰
ڈاکٹر علی گوہر صاحب پنشنر بسراواں ۱۲-۸
چودھری عطا محمد صاحب نمبردار " ۱۲-۸
چودھری اسداللہ خان صاحب بیرسٹرایٹ لاء لاہور ۱۵۴-۰
مرزا عطاء اللہ صاحب لاہور ۳۵-۰
ماسٹر محمد نذیر خان صاحب احمدیہ ہوسٹل لاہور ۱۰-۰
بابو عبداللہ صاحب مالاکنڈ ۱۵۰-۰
بابو محمد ابراہیم صاحب چترال ۶۰-۰
جمعدار شیر محمد خان صاحب پشاور ۴۰-۰

سید شجاعت حسین صاحب اوورسیر پرتاب گڑھ ۱۰۰-۰
میاں شرف الدین صاحب حیدرآباد دکن ۶۰-۰
مولوی محمد عثمان خان صاحب " ۴۵-۱۱-۶
حضرت مولوی عبدالماجد صاحب بھاگلپور ۲۰-۰
مولوی امیرالدین صاحب " ۶-۴
اہلیہ صاحبہ مولوی امیرالدین صاحب " ۶-۴
شاکرہ بی بی صاحبہ " ۶-۰
پریذیڈنٹ صاحبہ لجنہ اماء اللہ دہلی ۱۱-۰
اہلیہ صاحبہ میاں محمد یونس صاحب دہلی ۱۶-۰
بھائی فخرالدین صاحب مالاباری بینگلور ۱۵-۰
" عبدالرحیم صاحب " ۷-۸
مولوی محمد صالح صاحب مراد آباد بہار ۱۰-۰
سید محمد علی صاحب ہوڑہ کلکتہ ۱۳-۰
ڈاکٹر سراج الدین احمد صاحب قلات ۱۵-۰
سید مشتاق احمد صاحب جبل پور ۶-۰
میاں الطاف حسین صاحب شاہجہانپور ۶-۰
میاں نتھو صاحب " ۵-۰
میاں امام علی صاحب " ۵-۰
حکیم محمد یونس صاحب دینگورلہ ۵-۰
چوہدری نادر خان صاحب اوورسیئر ال ۵-۰
ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی سیالکوٹ چھاؤنی ۱۴۴-۰
مستری غلام حسین صاحب ہرووال ۱۱-۰
مستری محمد حسین صاحب " ۵-۰
میاں احمد دین صاحب سمبڑیال ۶-۰
چوہدری عبداللہ خان صاحب باگو کے گجرات ۲۵-۰
شیخ محمد خورشید صاحب پٹواری دھرم کوٹ رندھاوا ۲۰-۰
شیخ محمد حسین صاحب گورداسپور ۱۰-۰
میاں عبدالحق صاحب پیرو چک ۱۰-۰
چوہدری کریم بخش صاحب ٹھوال ۶-۰
ملک عبدالرحیم صاحب اوورسیئر حافظ آباد معہ والدہ صاحبہ } ۲۴۰-۰
چوہدری احمد الدین صاحب امیر جماعت گجرات ۱۰۲-۰
سید حیدر شاہ صاحب مونگ ۳۰-۰
چوہدری غلام قادر صاحب کیکلی ۴۵-۰
چوہدری بڈھے خان صاحب بجوعہ ۵-۰
خلیفہ نورالدین صاحب جموں ۱۰۵-۰
چوہدری نورالدین صاحب فیلدار چک نمبر ۹۶ ۶۶-۰
ماسٹر فضل کریم صاحب عارف والہ ۲۵-۰
چوہدری امیر احمد صاحب علی پور ملتان ۵۸-۰

چوہدری غلام نبی صاحب چک نمبر ۱۴۵ ۳۱-۰
" خورشید احمد صاحب چک نمبر ۱۱۲ ۲۵-۰
بھائی اللہ دتا صاحب نشتر سوار ملتان ۶-۴
چوہدری غلام محمد صاحب جلہ ارائیاں ۵-۰
داعد بخش صاحب " ۵-۰
بابو بشیر احمد صاحب لیہ ۵-۰
منشی عنایت علی خان صاحب بھنڈہ ۳۶-۰
چوہدری شاہ محمد صاحب چک نمبر ۳۱۳ ۱۰-۰
بابو محمد عزیزالدین صاحب کھنگا نوالہ ۶-۰
چوہدری خیرالدین صاحب چک نمبر ۲۳۸ بہرہ وال ۵-۰
چوہدری شاہ محمد صاحب کھتو والی چک نمبر ۱۲۱ ۱۰-۰
ماسٹر سید علی صاحب چک نمبر ۱۱۷ جہور ۳۱-۰
چوہدری محمد عبداللہ صاحب " ۵-۴
اہلیہ صاحبہ میاں نصیرالدین صاحب لائل پور ۵-۰
مولوی غلط محمد صاحب شیخوپورہ ۱۰-۰
میاں محمد ایوب صاحب بھیرہ ۲۰-۰
ماسٹر مہدی شاہ صاحب مڈھ رانجھا ۱۰-۰
فتح بی بی صاحبہ خوشاب ۲۰-۰
عبدالسلام صاحب دوالمیال ۳۰-۰
ملک فتح خان صاحب " ۱۱-۰
چوہدری غلام حیدر صاحب کوٹ احمدیاں ۲۰-۰
" غلام رسول صاحب " ۵-۰
امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ پٹیالہ ۵-۰
میاں نور محمد صاحب " ۵-۰
سردار غلام محمد صاحب کوٹ قیصرانی ۳۱-۰
خان محمد یسین خان صاحب فیروزپور چھاؤنی ۵۰-۰

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

سب اسسٹنٹ سرجنوں کی ضرورت

(۱) ایک جگہ چند سب اسسٹنٹ سرجنوں کی ضرورت ہے۔ جن کا گریڈ ۵۹-۳-۱۱۱ ہوگا فری کوارٹر ملے گا۔ نیز پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت ہوگی۔ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس بھی درخواست کر سکتا ہے۔

(۲) ایک اسسٹنٹ سرجن کی جگہ کہ ولایت کا ایف۔ آر۔ سی۔ ایس ہونا چاہیئے۔ گریڈ ۱۵۰-۱۲-۳۰۰ ہوگا۔ خواہشمند احباب دفتر ہذا میں فوراً اپنی درخواستیں معہ نقول سارٹیفکیٹ ارسال فرمائیں۔ درخواستوں کے ہمراہ مقامی امیر یا

[illegible] (ناظر امور عامہ)

لیجسلیٹو اسمبلی میں ریلوے بجٹ پر بحث

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ریلوے اینڈ کامرس ممبر کی جوابی تقریر

نئی دہلی ۱۹ فروری۔ آج لیجسلیٹو اسمبلی میں ریلوے بجٹ پر عام بحث ہوئی۔ سر یامین خان صاحب نے آنریبل ریلوے ممبر کو خراج تحسین ادا کیا۔ کہ انہوں نے ریلوے کی مالی حالت کی صحیح صحیح پوزیشن ایوان کے سامنے رکھدی۔ سر لیسزلی ہڈسن نے اپنی تقریر میں یورپین گروپ کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا۔ کہ ریلوے ممبر کی تقریر اپنی نوعیت میں اس قدر صاف اور واضح ہے۔ کہ ایوان میں اس قسم کی تقریر پہلے کبھی نہیں سنی گئی۔ خصوصاً اس لئے کہ اس میں نہایت آزادانہ طریق پر مسائل کا جائزہ لیا گیا ہے۔

اس کے بعد سردار منگل سنگھ۔ ڈاکٹر ضیاء الدین۔ سر غلام حسین۔ ہدایت اللہ۔ مسٹر چیٹی۔ لالہ شام لال۔ مسٹر لاہیری چودھری مسٹر سری پرکاش۔ مولانا شوکت علی۔ مسٹر لقمان اور سر ہنری گڈنی نے تقریریں کیں۔

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے سترہ منٹ تک جوابی تقریر کی۔ جس میں آپ نے ایوان کو یقین دلایا۔ کہ تمام مشوروں پر غور کیا جائے گا۔ اور ان میں سے جو قابل عمل ہونگے ان پر جلد از جلد عمل کیا جائے گا۔ تاہم بارہ ماہ کے مختصر عرصہ کے دوران میں شاید یہ بات ممکن نہ ہو۔ آپ نے سر لیسزلی ہڈسن کو اس امر کی طرف توجہ دلائی۔ کہ وہ ریلوے مالیات میں تحقیقات کی نوعیت کے متعلق اپنے خیالات کی وضاحت کریں۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا ریلوے بورڈ موٹروں کے ذریعہ سفر کے مقابلہ کے خلاف نہیں۔ یہ تو قیام پذیر ہو چکا ہے اور بہت حد تک مفید ہے۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ اس کو رقبہ جات کے لحاظ سے ترتیب دی جائے۔ اس کے متعلق مقامی حکومتوں کے تعاون کی ضرورت ہوگی۔ خصوصاً اس لئے کہ موٹر ٹریفک پر وہ قواعد و ضوابط عائد نہیں ہوتے۔ جو ریلوں پر عائد ہوتے ہیں۔

بغیر ٹکٹ سفر کرنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ اگرچہ اس بُرائی کا کلی طور پر خاتمہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہم سب کو باہمی تعاون کے ساتھ اس کے انسداد کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ دوسرے مسافر زیادہ سے زیادہ سہولتیں حاصل کر سکیں۔

ریلوے ملازمین کی بددیانتی کے متعلق شکایات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے ایوان سے اپیل کی۔ کہ وہ بغرض تحقیق اس قسم کی مثالیں پیش کریں تاکہ مجرموں کو پوری پوری سزائیں دی جائیں۔ آپ نے بیان کیا۔ کہ بعض سٹیشنوں پر نگرانی کا ایک سسٹم رائج کیا گیا ہے جس سے آمدنی میں اضافہ نظر آتی ہے۔ اس طریق نگرانی کو جاری رکھا جائے گا۔ اور اسے وسیع کیا جائیگا آپ نے ریلوے ملازمین کو مسافروں سے نرمی سے پیش آنے اور ان سے عمدہ سلوک کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اور ایوان کو بتلایا کہ میں بذات خود اپنے سفروں میں فرصت کے وقت اپنے آپ کو ظاہر کئے بغیر تیسرے درجہ کے مسافروں کی حالت کا جائزہ لیتا رہا ہوں۔ آپ نے بیان کیا۔ کہ تیسرے درجہ کے ڈبوں کے نئے ڈیزائن میں مسافروں کے لئے ۵۵۰۰ روپیہ فی ڈبہ مزید خرچ کے حساب سے سہولتیں بہم پہنچائی جارہی ہیں۔

آپ نے سر لیسزلی ہڈسن کو یقین دلایا کہ اگر شملہ اور دہلی میں تفصیلات کی طرف بہت زیادہ توجہ کی جاتی ہے۔ تو اس کی وجہ وہ بیشمار سوالات ہیں۔ جو اسمبلی میں کئے جاتے ہیں۔ آپ نے ایک معاملہ کی مثال پیش کی جس کا تعلق سارے ہندوستان میں صرف چالیس اشخاص کے ساتھ تھا۔ اور جس میں ریلوے بورڈ کو چار صد سوالات کا جواب دینا پڑا۔

اس مشورہ کے متعلق کہ فوجی اہمیت کی لائنوں کا خسارہ فوجی بجٹ میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ آپ نے کہا کہ اس سے کاغذ پر تو خسارہ میں کمی واقع ہوسکتی ہے۔ لیکن ٹیکس دہندوں کو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

تقریر کے اختتام پر آپ نے کہا۔ کہ ریلوں کو اندرونی تجارت اور کاشتکاروں کی بہبودی کا ضرور خیال رکھنا چاہیے۔ (رائٹر)

جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹرایٹ لاء پر قاتلانہ حملہ

اور

ڈاکخانہ قادیان کے عملہ کے قابلِ مذمت رویہ کے متعلق جماعتہائے احمدیہ کا احتجاج

کراچی

۲۱ فروری سندھ پراونشل نیشنل لیگ کراچی کا ایک خاص اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کی گئیں:۔

۱۔ سندھ پراونشل نیشنل لیگ کا یہ اجلاس جناب چوہدری اسداللہ خان صاحب بارایٹ لاء۔ ایم ایل سی پر قاتلانہ حملہ کی سخت مذمت کرتا ہے۔ اور یقین رکھتا ہے۔ کہ یہ حملہ احرار کے اس پروپیگنڈا کا نتیجہ ہے۔ جو عرصہ سے انہوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف لوگوں کو مشتعل کرنے کے لئے شروع کر رکھا ہے۔

۲۔ یہ اجلاس گورنمنٹ پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ اس قسم کے بزدلانہ حملوں کو روکنے کے لئے فوری اور موثر کارروائی عمل میں لائے۔

۳۔ یہ اجلاس چوہدری صاحب موصوف کے محفوظ رہنے پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے اور چوہدری صاحب موصوف کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہے۔

پریزیڈنٹ سندھ پراونشل نیشنل لیگ کراچی

راولپنڈی

نیشنل لیگ راولپنڈی نے ایک غیر معمولی اجلاس منعقد کرکے مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کیں:۔

۱۔ نیشنل لیگ راولپنڈی کا یہ اجلاس ڈاکخانہ قادیان کے عملہ کی بدسلوکیوں اور بدعنوانیوں کے خلاف اظہار نفرین کرتا ہوا افسران بالا سے پرزور درخواست کرتا ہے۔ کہ احمدی پبلک کی جائز شکایات کا جلد از جلد ازالہ کیا جائے۔

۲۔ نیشنل لیگ راولپنڈی کا یہ اجلاس جناب چوہدری اسداللہ خان صاحب بارایٹ لاء پر قاتلانہ حملہ کی سخت مذمت کرتا ہے۔ اور افسران متعلقہ پر واضح کرتا ہے۔ کہ اس حملہ کی تہ میں احرار کا وہ مفسدانہ پراپیگنڈا کام کر رہا ہے۔ جو جماعت کے خلاف ایک تنظیم کے ماتحت عرصہ دو سال سے کیا جارہا ہے لہٰذا یہ اجلاس گورنمنٹ سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ان ظالمانہ اور وحشیانہ افعال کی ذمہ واری احرار کے ان لیڈروں پر ڈالی جائے۔ جن کے ایماء سے اس قسم کے انسانیت سے گرے ہوئے افعال رونما ہو رہے ہیں۔

پریزیڈنٹ نیشنل لیگ راولپنڈی

فیروز پور شہر

۲۰ فروری۔ نیشنل لیگ فیروز پور شہر کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں باتفاق آراء پاس کی گئیں:۔

۱۔ نیشنل لیگ کا یہ اجلاس جناب چودھری اسداللہ خان صاحب بیرسٹرایٹ لاء پر قاتلانہ حملہ کی سخت مذمت کرتا ہے۔

دوسری قرارداد عملہ ڈاکخانہ قادیان کی ترارتوں کی مذمت میں پاس کی گئی۔ نیز قرار پایا۔ کہ نیشنل لیگ فیروز پور صدر آل انڈیا نیشنل لیگ کے ہر اس حکم پر جو وہ صادر فرمائیں۔ ہر وقت لبیک کہنے کے لئے تیار ہے۔ سکرٹری نیشنل لیگ فیروز پور شہر۔

امرتسر

۱۹ فروری نیشنل لیگ امرتسر کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں بالاتفاق منظور کی گئیں۔

نیشنل لیگ امرتسر کا یہ اجلاس جناب چودھری اسداللہ خان صاحب بارایٹ لاء پر کسی بدباطن کے کمینہ حملہ کی سخت مذمت کرتا ہے۔ اور انہیں حملہ سے محفوظ رہنے پر مبارکباد دیتا ہے۔

۲۔ یہ جلسہ ڈاکخانہ قادیان کے عملہ کے معاندانہ رویہ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور افسران بالا کو توجہ دلاتا ہے۔ کہ وہ احمدی پبلک کی شکایات کا فوری ازالہ کریں۔ سکرٹری نیشنل لیگ امرتسر۔

مولوی قادر بخش پٹیالوی کی فریب کاری

اخبار اہل حدیث ۱۴ فروری ۳۶ء میں مولوی قادر بخش صاحب مبلغ اہل حدیث پٹیالوی کی طرف سے میرے متعلق کھلی چٹھی کے عنوان سے جو مضمون شائع کیا ہے۔ اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ یہ مناظرہ میرا ان سے کبھی نہیں ہوا۔ اور نہ انہوں نے مجھ کو مناظرہ کے لئے طلب کیا بلکہ اصل واقعہ یہ ہے۔ کہ میاں امام الدین صاحب گلٹ ساز اور ان کا لڑکا اور مسمی جان خان ملازم پولیس جو میرے دیرینہ دوست ہیں۔ ان کے ساتھ اکثر تبادلہ خیالات ہوتا رہتا ہے۔ ایک دن ان کے مکان میں ہی مولوی صاحب موصوف آ گئے اور اپنی تقریر شروع کر دی۔ آخر حیات مسیح کے دلائل سے عاجز آ کر حضرت مسیح علیہ السلام کا فوت ہونا بھی تسلیم کر لیا۔ اور لفظ خاتم پر بحث شروع کر دی جب میں نے خاتم المحدثین خاتم الشعرا خاتم الخلفاء وغیرہ الفاظ کی بابت دریافت کیا۔ تو اس وقت مولوی صاحب کی عجیب حالت ہو گئی۔ منہ میں کف بھر آیا آخر امام الدین صاحب نے دودھ پلایا جب تسکین ہوئی۔ تو ایک مضمون خود لکھ کر جان خان ملازم پولیس سے نقل کرایا۔ اور از راہ چالاکی اس پر میرے دستخط کرا لئے اور مجمع البحار سے خاتم کے معنے آخر ہم کے لوگوں کو دکھلانے شروع کر دیئے۔ اس فریب کارانہ کارروائی کے بعد مولوی صاحب نے مجھ سے کبھی آنکھ نہیں ملائی۔ اب جب ایک سال کے بعد میں پٹیالہ شہر سے باہر آ گیا تو پھر شور مچانا شروع کر دیا۔ اگر مولوی صاحب حلفاً خدا کو حاضر و ناظر جان کر یہ کہیں۔ کہ ہم نے یہ نہیں کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ یا تحریر مندرجہ بالا غلط ہے۔ تو خدا کی طرف سے جھوٹے پر لعنت پڑے۔

اگر مولوی صاحب مناظرہ کرنا چاہتے ہیں تو اب بھی شرائط مناظرہ طے کریں۔ مگر جب مولوی صاحب میری موجودگی پٹیالہ میں عرصہ ایک سال تک خاموش رہے۔ اور میرے باہر نکلتے ہی شور مچا دیا۔ تو ان سے کیا امید ہے کہ مقابلہ پر آئیں گے۔ (محمد حسین احمدی پٹیالوی محرر پولیس تھانہ سرہند)

قادیان آنیوالوں کیلئے گاڑی کے تکلیف دہ اوقات

قابل توجہ ریلوے حکام

کچھ عرصہ پہلے جو گاڑی پانچ بج کر پینتیس منٹ پر لاہور سے چلتی تھی۔ امرتسر اور بٹالہ میں اس کے اوقات ایسے مقرر تھے۔ کہ مسافر دس بج کر ۲۷ منٹ پر قادیان پہنچ جایا کرتے تھے لیکن اب بٹالہ میں گاڑی ملنے کا جو نیا وقت مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق تین گھنٹے کے قریب فضول ضائع ہو جاتے ہیں۔ امرتسر سے گاڑی ۷ بج کر ۴۰ منٹ پر بٹالہ پہنچ جاتی ہے۔ لیکن اگلی گاڑی ساڑھے گیارہ بجے قادیان کو روانہ ہوتی ہے۔ اس طرح مسافروں کو بٹالہ ایسے مقام میں تین گھنٹہ کے لئے جس تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کا اندازہ وہی کر سکتے ہیں۔ جنہیں ذاتی تجربہ ہوا ہو۔ بٹالہ کوئی ایسی جگہ نہیں۔ جہاں عوام کی دلچسپی کا کوئی سامان ہو۔ کہ وہ وہاں یہ وقت گذار سکیں محکمہ ریلوے کو چاہیئے۔ کہ وہ لوگوں کی تکلیف کو مدنظر رکھ کر وہی پہلے اوقات پھر مقرر کر دے۔ ایک طرف تو یہ کہا جاتا۔ کہ لاریوں سے مقابلہ ہے۔ دوسری طرف لوگوں کو سفر کی سہولتیں مہیا نہیں کی جاتیں۔ ان حالات میں لوگ کیوں لاریوں پر سفر نہ کریں۔ امید ہے۔ حکام مجاز اس پر مناسب غور فرمائیں گے۔ مانک رام ایم اے ایل ایل بی (لاہور)

وفد احرار کا سیاسی حج

سنا گیا ہے۔ کہ مجلس احرار تحریک مسجد شہید گنج کی ابتدا کرنے والوں سے بے حد ناراض ہے کیونکہ اس کی وجہ سے ان کے چندوں کی آمدنی گھٹ گئی وہ اس تحریک میں حصہ نہیں لینا چاہتے۔ اور مسلم پبلک اس وقت تک خوش نہیں ہو سکتی۔ جب تک وہ اس میں حصہ نہ لیں۔ اب وہ کریں تو کیا کریں۔

نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن۔ قادیانیوں کی مخالفت سے بھی کام نہیں چلا۔ قادیان میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے سول نافرمانی تک کر دی۔ اور حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری تک کو قید کرا دیا۔ لیکن آمدنی نہ بڑھنی تھی نہ بڑھی۔ آخر علمائے احرار نے یہ تجویز سوچی۔ کہ سلطان ابن سعود کی مخالفت کرنی چاہیئے۔ شاید اس طرح وہاں سے دو چار ہزار روپیہ مل جائے۔ چنانچہ احراری وفد حجاز روانہ ہو گیا ہے۔ حجاز کوئی دولت مند سلطنت نہیں لیکن اس کے باوجود ممکن ہے کہ سلطان ابن سعود مولانا داؤد غزنوی کی پاس خاطر سے وفد کی کچھ خدمت کر دیں لیکن وہ اس کے مشوروں کو کبھی سننا گوارا نہ کریں گے اور ضرور فرمائیں گے۔

تو کار زمین را نکو ساختی ۔۔۔ کہ با آسمان نیز پرداختی

م

خریداران الفضل کو ضروری اطلاع

۳ مارچ ۳۶ء کو وی پی ڈاکخانہ میں دیدیئے جائیں گے

جن خریداران الفضل کا چندہ ۱۶ فروری ۳۶ء سے ۱۵ مارچ ۳۶ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے یا جن کے ذمہ گذشتہ مہینوں کا بقایا ہے۔ ان کے نام ۴ مارچ کا پرچہ یہاں سے ۳ کو روانہ ہوگا۔ وی پی کیا جائے گا۔ وصول کرنے کے لئے تیار رہیں۔ جو دوست بذریعہ منی آرڈر قیمت بھیجنا چاہیں وہ خیال رکھیں۔ کہ ان کی ارسال کردہ رقم یا اطلاع ۲ مارچ تک دفتر میں پہنچ جانی چاہیئے ورنہ ۳ کی صبح کو وی پی ڈاکخانہ میں دیدیئے جائیں گے۔ مینجر

نمبر خریداری	نام
۱۱۲۷۹	بابو نذیر احمد صاحب
۱۱۲۸۴	محمد رمضان صاحب
۱۱۲۹۴	عمر علی صاحب
۱۱۳۱۲	سیٹھ فاضل کرم علی صاحب
۱۱۳۲۱	ملک فیض بخش صاحب
۱۱۳۲۲	میاں محمد الطاف الرحمن صاحب
۱۱۳۲۸	ولی محمد صاحب
۱۱۳۳۰	بابو عبد الکریم صاحب
۱۱۳۴۲	غلام حضرت محمد صاحب
۱۱۳۴۳	محمد یوسف صاحب
۱۱۳۴۴	عزیز الدین احمد صاحب
۱۱۳۴۹	عطاء الرحمن صاحب
۱۱۳۵۱	امۃ اللہ صاحبہ
۱۱۳۵۶	ملک برکت علی صاحب
۱۱۳۵۷	ڈاکٹر علم الدین صاحب
۱۱۳۵۹	شیخ الٰہی بخش صاحب
۱۱۳۶۵	منظور حسین شاہ صاحب
۱۱۳۶۶	چوہدری رحمت علی صاحب
۱۱۳۶۷	چوہدری غلام قادر صاحب
۱۱۳۸۰	میاں محمد یوسف صاحب
۱۱۳۸۲	چوہدری سردار احمد صاحب
۱۱۳۸۴	چوہدری بشیر احمد صاحب
۱۱۳۸۸	غلام یٰسین صاحب
۱۱۳۹۵	چوہدری محمد عبد اللہ صاحب
۱۱۴۳۲	مستری محمد عیسیٰ صاحب
۱۱۴۳۴	فتح محمد صاحب
۱۱۵۰۸	مس اے جی
۱۱۵۰۹	محمد رمضان صاحب
۱۱۵۱۵	مولوی نور الحق صاحب
۱۱۵۲۱	عبد الحکیم صاحب
۱۱۵۴۰	مسٹر سردار محمد صاحب
۱۱۵۵۶	چوہدری علی محمد صاحب
۱۱۵۶۱	احمد الدین صاحب
۱۱۵۶۳	عبد المجید صاحب
۱۱۵۶۵	منشی عبد الرحمن صاحب
۱۱۵۶۶	صوبیدار فتح محمد صاحب
۱۱۵۶۷	حکیم ایم اے خلیل صاحب
۱۱۵۶۸	ڈاکٹر نوازش علی صاحب
۱۱۵۸۱	فتح الدین صاحب
۱۱۵۸۴	اے آر اطہر
۱۱۵۸۷	مرزا محمد حسین صاحب
۱۱۵۸۸	مولوی احسان الٰہی صاحب
۱۱۵۹۱	محمد غیاث صاحب
۱۱۵۹۷	شیخ محمد نذیر صاحب
۱۱۶۰۳	مولوی محمد عالم صاحب
۱۱۶۰۷	ارشاد الحق صاحب
۱۱۶۰۸	مرزا برکت علی صاحب
۱۱۶۰۹	انوار الحق صاحب
۱۱۶۱۳	فضل الرحمن صاحب
۱۱۶۱۹	میاں نور الدین صاحب
۱۱۶۲۲	شیخ میراں بخش صاحب
۱۱۶۲۳	منشی محمد الدین صاحب
۱۱۶۲۴	رائے انور خان صاحب
۱۱۶۳۳	منشی محمد حسین خان صاحب
۱۱۶۳۴	ملک عزیز احمد صاحب
۱۱۶۳۵	چوہدری علی محمد صاحب
۱۱۶۳۹	ڈاکٹر چوہدری محمد طفیل صاحب
۱۱۶۴۶	ملک رحمت اللہ صاحب
۱۱۶۴۷	سکرٹری ینگ مسلم
۱۱۶۵۰	محمد حسین صاحب
۱۱۶۵۱	سلطان محمود صاحب
۱۱۶۵۲	سخی محمد صاحب
۱۱۶۵۵	سید آغا جواد شاہ صاحب
۱۱۶۵۶	غلام احمد شاہ صاحب
۱۱۶۶۲	اللہ بخش صاحب
۱۱۶۶۶	ڈاکٹر عبد الغفور صاحب
۱۱۶۶۹	محمد ابراہیم صاحب
۱۱۶۷۹	میاں یار محمد صاحب
۱۱۶۸۶	مولوی شرافت اللہ صاحب
۱۱۶۹۷	محمد صاحب بی اے
۱۱۶۹۹	منشی رحمت علی صاحب
۱۱۷۰۸	ملک عبد الغنی صاحب
۱۱۷۱۷	محمود حسن خان صاحب
۱۱۷۲۵	فضل الرحمن صاحب

وصیّتیں

۳۷۰۷ منکہ عبد الغفار جراح ولد حاجی غلام رسول صاحب مرحوم قوم حجام پیشہ جراحی عمر ۴۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قلعہ بھنگیاں امرت سر ضلع امرت سر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۳۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔

(۱) ایک قطعہ مکان واقعہ قلعہ بھنگیاں امرتسر مشترک برسہ حصص مالیتی ۱۵۰۰ ہے جس میں میرے حصے کی قیمت ۵۰۰ روپیہ ہے۔ (۲) ایک قطعہ مکان واقعہ محلہ مذکور ملکیت خود مالیتی ۷۰۰ روپیہ ہے۔ جائداد مذکورہ کی کل قیمت بارہ سو روپیہ ہے۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت دس روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد۔ بقلم خود عبد الغفار جراح قلعہ بھنگیاں امرت سر ۱۹۳۲ء گواہ شد۔ ڈاکٹر محمد منیر امیر جماعت احمدیہ امرت سر۔ گواہ شد۔ بہاول شاہ سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ امرت سر کٹڑہ خزانہ بازار سورج کنڈ ؂

نمبر ۴۵۰۳:۔ منکہ نور بیگم زوجہ سلطان احمد قوم گوجر پیشہ کاشتکاری عمر تخمیناً ۴۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۲ فروری ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرے پاس اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ زیور چاندی سو تولہ قیمت ۵۰/- روپے مالیت ہے اور حق مہر ۲۳/- روپے زیور طلائی ۲ تولے ۲ ماشے جس کی قیمت تقریباً ۷۰/- روپے ہے۔ اور نقد روپیہ جو میرے خاوند کے پاس بطور امانت ہے ۱۰۰/- جو باپ کے ورثہ سے مجھے ملا تھا۔ اور ۴۰۰/- روپے میرے بھائی کے ذمہ واجب الادا ہے۔ کل رقم جائداد مذکورہ بالا ۶۴۳/- روپے بنتی ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے سوا میرے مرنے کے بعد مزید جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

العبد۔ نور بیگم زوجہ سلطان احمد کھاریاں نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ سلطان احمد بقلم خود سکنہ کھاریاں۔ گواہ شد۔ فضل الٰہی برادر موصیہ بقلم خود امیر جماعت احمدیہ کھاریاں۔ کاتب محمد الدین تہال بقلم خود

نمبر ۴۵۰۴:۔ منکہ سلطان محمود احمد ولد میاں خدا بخش قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ یکم جنوری ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میرا گذارہ تنخواہ پر ہے۔ جو مبلغ ۳۰ ماہوار ہے۔ اس کے علاوہ دوکان موسومہ سلطان برادرز واقع قادیان میں میرا حصہ ہے۔ سو میں اپنی ماہوار آمد اور حصہ دوکان کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ میں اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ باقاعدہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا۔ اور میری وفات کے وقت میرے حصہ دوکان کی جو قیمت ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اور نیز دیگر جو جائیداد میری وفات کے وقت میری مملوکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی ؂

العبد:۔ سلطان محمود احمد۔ دار الانوار۔ قادیان گواہ شد:۔ غلام محمد اختر۔ سٹاف وارڈن لاہور۔ گواہ شد:۔ نور احمد۔ احمدی معرفت سلطان برادرز قادیان

نمبر ۴۴۹۷:۔ منکہ ملک محمد عبد اللہ ولد ملک حسن محمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۹/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ تنخواہ مبلغ ۴۵/- روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی تنخواہ کا حسب شرائط مبلغین حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ موجودہ وقت میں ۱/۱۵ وضع کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اگر کمی بیشی ہوگی۔ تو اس کے مطابق صدر انجمن احمدیہ کو حصہ ادا کرتا رہونگا۔ اور نیز میں اس امر کی بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے وقت جو میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ ملک محمد عبد اللہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ۱/۹/۳۴ گواہ شد:۔ شیخ نذیر احمد محلہ دار البرکات۔ قادیان گواہ شد:۔ سید بشیر احمد کارکن دفتر دعوۃ و تبلیغ

نمبر ۴۴۹۹:۔ منکہ سید یوسف شاہ ولد سید سیف اللہ شاہ پیشہ تبلیغ ساکن بجبہارہ تحصیل اسلام آباد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۱/۹/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ تنخواہ ۴۵/- روپے ماہوار ہے۔ اس کے علاوہ کوئی آمدنی کی صورت نہیں۔ میں اپنی تنخواہ کا حسب شرائط واقفین زندگی حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ موجودہ وقت میں ۱/۱۵ حصہ وضع کیا جاتا ہے اس کے بعد اگر کوئی کمی بیشی ہوگی۔ تو اس کے مطابق صدر انجمن احمدیہ کو حصہ ادا کرتا رہونگا اور نیز میں اس امر کی بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد جو میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

العبد:۔ سید یوسف شاہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ
گواہ شد:۔ عبد الواحد ولد محمد حسن مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ گواہ شد:۔ مرزا برکت علی احمدی کارکن دفتر دعوۃ و تبلیغ قادیان ٭

نمبر ۴۴۹۸:۔ منکہ بخت بانو بیوہ مولوی نور محمد صاحب عمر ۵۰ سال قوم اعوان تاریخ بیعت ۱۹۰۴؁ء ساکن چکوال ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائیداد صرف -/۲۰۰ روپیہ نقد ہے۔ اس میں زیور اور مہر کی رقم شامل ہے۔ میں اس کا دسواں حصہ اپنی زندگی میں ہی ادا کر دونگی۔ اور روپیہ داخل خزانہ کر کے صدر انجمن احمدیہ قادیان سے رسید حاصل کرلونگی۔ میری وفات پر کوئی اور جائیداد اس کے سوا ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
العبد:۔ بخت بانو موصیہ نشان انگوٹھا۔
گواہ شد:۔ مولوی فتح علی امام مسجد احمدیہ
گواہ شد:۔ گل گلستان احمدی ولد صوبیدار امن خاں ذات اعوان بقلم خود ٭

نمبر ۴۴۷۶:۔ منکہ مطلوب خاں ولد حکیم محمد شہامت خاں قوم پٹھان پیشہ ملازمت ڈاکٹری سب اسسٹنٹ سرجن عمر ۳۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن نادون تحصیل ہمیرپور ضلع کانگڑہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۳۵؁ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میرا گذارہ ماہوار تنخواہ پر ہے۔ جو کہ مبلغ -/۱۲۶ روپیہ موجودہ صورت میں ماہواری ہیں اس کے علاوہ مندرجہ ذیل جائیداد بقسم زمین و مکانات وغیرہ ہے۔

۱۔ جدی زمین دو کنال تین مرلہ مشترکہ کھاتہ میں واقعہ ٹھیکہ کوٹ موضع کوہلہ نادون میں ہے جس کی مالیت -/۱۰۷ روپے ہے۔
۲۔ زمین خود پیدا کردہ دس کنال ایک مرلہ واقعہ ٹھیکہ کوٹ موضع کوہلہ نادون میں ہے۔ جس کی قیمت مبلغ چھ صد پچاس روپیہ ہے۔ میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جائیداد بقسم زمین کل خود پیدا کردہ و جدی جس کی قیمت ۷۵۷ روپے ہوتی ہے۔ اس کا دسواں حصہ نقد صورت میں بااقساط داخل خزانہ صدر انجمن کرا کر رسیدات حاصل کرتا رہونگا۔ اور تنخواہ ماہواری اور دیگر قسم کی آمد کا بھی ۱/۱۰ حصہ دیتا رہونگا۔ میرے مرنے کے بعد جو جائیداد ہو۔ اس کی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ٭ العبد:۔ مطلوب خاں بقلم خود
گواہ شد:۔ عزیز اللہ خاں ولد منشی یعقوب خاں قوم پٹھان۔ نادون۔ گواہ شد:۔ محمد رمضان ولد امیر الدین احمدی۔ نادون۔
گواہ شد:۔ عزیز احمد خاں ولد حکیم شہامت خاں بقلم خود۔ نادون۔

نمبر ۳۵۷۷:۔ منکہ غلام رسول ولد چوہدری خوشی محمد صاحب قوم بھٹی جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھیر کے کلاں ڈاکخانہ کھوٹیاں تحصیل و ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۳۱؁ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۴۵ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ٭ فقط
العبد:۔ غلام رسول بقلم خود۔ گواہ شد:۔ نذیر احمد شاہ بقلم خود سکنہ گھیر ضلع گجرات۔
گواہ شد:۔ غلام محمد احمدی انڈین ملٹری ہسپتال ایبٹ آباد ٭

نمبر ۲۴۵۰:۔ منکہ سید احمد حسن ولد سید منصور علی صاحب قوم سید ساکن گڑھی پختہ ڈاکخانہ خاص تحصیل کیرانہ ضلع مظفر نگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۳ جون ۱۹۳۶؁ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ تیس روپیہ تنخواہ ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ نیز میری وفات کے بعد جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ٭
العبد:۔ سید احمد حسن ولد سید منصور علی سکنہ گڑھی پختہ حال وارد مدرس لوہاری ڈاکخانہ خاص ضلع مظفر نگر۔ یو۔ پی۔
گواہ شد:۔ میر مربا محمد خان احمدی عفا اللہ عنہ سکنہ دارالامن محلہ روہڑی ضلع سکھر سندھ
گواہ شد:۔ محمد ابراہیم بقاپوری امیر تبلیغ سندھ

نمبر ۳۳۵۳:۔ منکہ محمد عظیم ولد منشی رحیم بخش قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۵۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۱؁ء ساکن کرنال ضلع کرنال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد -/۷۶ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ محمد عظیم بقلم خود
گواہ شد:۔ غلام حسین احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ دہلی۔ گواہ شد:۔ محمد لطیف سب جج کرنال

نمبر ۴۵۰۵:۔ منکہ دل محمد ولد وزیر محمد قوم ڈوگر پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھارہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج یکم جنوری ۱۹۳۶؁ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری موجودہ مشترکہ جائیداد اراضی زرعی بارہ گھماؤں بارانی قیمتی ۵۰۴۰ اور مکان پختہ و خام قیمتی -/۱۲۰۰ کل -/۶۲۵۰ روپیہ کی ہے اس میں میرا چھٹا حصہ ہے۔ میرے حصہ کی جائیداد تقریباً -/۸۰۰ روپیہ کی ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ -/۸۰ میں بااقساط اپنی زندگی میں ادا کر دوں گا۔ انشاء اللہ۔ میرا گذارہ اس وقت اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت -/۴۵ ماہوار ہے۔ اس کا ۱/۱۰ فیصدی حسب شرائط واقفین زندگی وضع ہوتا ہے۔ اس کے بعد کمی و بیشی جو ہوگی۔ اس کے مطابق ادا کرتا رہونگا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
العبد:۔ دل محمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان
گواہ شد:۔ نعمت اللہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان۔ گواہ شد:۔ کرم الٰہی احمدی بزاز قادیان
(نوٹ) اخبار الفضل ۱۸۱ مورخہ ۵ فروری ۱۹۳۶؁ء کے پرچہ میں چھپ چکی ہے۔ لہذا وہ منسوخ سمجھی جائے ٭

نمبر ۴۵۰۴:۔ منکہ محمد الدین ولد امیر بخش صاحب پیشہ امامت عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ماہ مئی ۱۹۰۲؁ء ساکن ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۲۱/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں میرا پیشہ امامت مقام ڈسکہ کلاں میں ہے۔ جس کی مجھے کوئی مستقل آمدنی نہیں۔ اندازاً میری آمدنی مبلغ پانچ روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی مذکورہ آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ حصہ داخل خزانہ کرتا رہونگا۔ اس آمدنی موجودہ سے اگر میری آمدنی بڑھ گئی۔ تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتا رہونگا۔
اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
العبد:۔ محمد الدین ولد امیر بخش قوم کھوکھر امام مسجد ڈسکہ کلاں۔ گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل ولد محمد الدین زرگر ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ۔
گواہ شد:۔ محمد اسحاق میر ولد محمد ابراہیم میر کوٹ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
راقم الحروف عبد الغنی ولد خیر الدین کوٹ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ ٭

نمبر ۴۱۰۶:۔ منکہ محمد فضل خاں ولد قائم دین قوم راجپوت پنوار پیشہ زراعت عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۴؁ء ساکن چنگا بنگیال تحصیل گوجر خاں ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۳/۴/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی ماہوار آمدنی نہیں اس وقت میری ملکیت میں اراضی واقع چنگا بنگیال ایک مکان خام ہے۔ میری زمین و مکان کی قیمت تخمیناً -/۵۰۰۰ ہزار ہے۔ میں اپنی جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد میری جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وارث صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بطور حصہ وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو اتنی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔
العبد:۔ محمد فضل خاں بقلم خود ۲۳/۴/۳۴
گواہ شد:۔ احمد خاں نسیم مولوی فاضل پلسر سرصی۔
گواہ شد:۔ غلام نبی مصری مدرس مدرسہ احمدیہ

—— قادیان ——

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۲۴ فروری۔ حکومت پنجاب نے ایک سرکاری اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ اس وقت لاہور میں کوششیں کی جا رہی ہیں کہ قضیہ مسجد شہید گنج کے تصفیہ کی کوئی صورت نکل آئے۔ حکومت پنجاب نے متعدد مواقع پر اس امر کی وضاحت کی ہے۔ کہ وہ ان تمام کوششوں کی پوری پوری تائید کرتی ہے۔ جن کا مقصد جانبین کے درمیان کوئی باعزت اور قابل قبول سمجھوتہ کرانا ہو۔ اور موجودہ مساعی کو حکومت پنجاب کی پوری پوری اعانت حاصل ہے۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ موجودہ حالات میں مصالحت کی ان مساعی میں وہ عملی طور پر یہی امداد دے سکتی ہے۔ کہ وہ تحریک شہید گنج کے نظر بندوں کو رہا کر دے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں احکام جاری کر دئے گئے ہیں۔

نئی دہلی ۲۴ فروری۔ ہز میجسٹی ملک معظم نے سر لینسلاٹ گراہم اور جان آسٹن ہیوبک کو علی الترتیب سندھ اور اڑیسہ کے نئے صوبوں کا گورنر مقرر کیا ہے۔

عدیس آبابا ۲۴ فروری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ دو حبشی دستوں نے اطالوی دستوں پر حملہ کر کے ان کے ۱۵ زمین دوز ذخیرے اور ۲ ٹینک تباہ کئے۔ اور ۳۰ اطالویوں کو تہ تیغ کیا

دمشق ۲۴ فروری۔ شام کی سیاسی تحریک زوروں پر ہے۔ مشین گنوں اور آتشیں اسلحہ کے ساتھ فوج اور پولیس گشت لگا رہی ہے۔ پولیس نے فوج کی مدد سے ۸۰۰ اشخاص کو گرفتار کیا ہے۔

"سنڈے ایکسپریس" کا نامہ نگار مقیم روما رقمطراز ہے۔ کہ اٹلی میں مسولینی کے خلاف پراپیگنڈا جاری ہے۔ اور عوام میں ناراضگی بڑھ رہی ہے۔ فسطائیت کے خلاف مظاہرے ہوئے ہیں۔ ملک کے دوسرے حصوں میں بھی اس قسم کے مظاہرے ہو رہے ہیں اور بہت سے اشتہارات وغیرہ شائع کئے جا رہے ہیں۔ جن میں جنگ اور مسولینی کے خلاف پراپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ خفیہ پولیس دھڑا دھڑ گرفتاریاں عمل میں لا رہی ہے۔

ہاربن ۲۴ فروری۔ ایک چینی اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ جاپان کے محکمہ حربیہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ تین سال کے اندر اندر سارے شمالی چین پر قبضہ کر لیا جائے۔ اس کے بعد شاہ مانچوکو کو پیکنگ میں تخت پر بٹھایا جائے۔ اور چین میں شہنشاہیت قائم کر دی جائے۔

لاہور ۲۴ فروری۔ مسٹر محمد علی جناح نے ایسوسی ایٹڈ کے نمائندہ سے ملاقات کے دوران میں کہا۔ میں یہ سن کر خوش ہوا ہوں کہ حکومت پنجاب نے نظر بندوں کو رہا کر کے میرے کام کو آسان تر بنا دیا ہے۔ میں ہندو اور سکھ رہنماؤں کا بھی شکر گذار ہوں اور پریس اور عام پبلک کا ممنون ہوں۔ جنہوں نے مہمان نوازی اور خوش اعتمادی کا مظاہرہ کیا۔

بربرا ۲۴ فروری۔ حبشہ میں اسلحہ آتشیں بھاری مقدار میں پہنچ گیا ہے۔ اس میں ٹینک تباہ کرنے والی توپیں۔ دس ہزار بندوقیں ڈیڑھ کروڑ کارتوس اور بم وغیرہ شامل ہیں۔

ٹیونس ۲۴ فروری۔ زیتونہ یونیورسٹی میں اس نئے حکم پر کہ انتظامی ملازمتوں کے امیدواروں کے لئے فرانسیسی زبان کا جاننا ضروری ہے۔ بہت تشویش پھیل گئی ہے۔ جذبہ ناراضگی نے جلوسوں کی صورت اختیار کر لی ہے متعدد گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں۔

لاہور ۲۴ فروری۔ آج پنجاب کونسل کے اجلاس میں ملک معظم جارج پنجم کی وفات پر اظہار افسوس اور شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم کی تخت نشینی پر انہیں مبارکباد پیش کرنے کی قرارداد پاس کی گئی۔ مختلف ارکان کونسل نے تائیدی تقریریں کیں۔

جنیوا ۲۴ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ ۱۸ ارکان کی کمیٹی کے اجلاس میں جو ۲ مارچ کو منعقد ہوگا یہ تحریک پیش کی جائے گی۔ کہ اٹلی پر تعزیری کارروائی کے اطلاق میں توسیع کی جائے۔ اور اگر ضروری ہو۔ تو اٹلی اور غیر جانبدار ملکوں کے تیل لانے والے جہازوں کا داخلہ جمعیت اقوام کے ارکان کی بندرگاہوں میں بند کر دیا جائے اس قرارداد میں جمعیت اقوام سے یہ درخواست بھی کی گئی ہے۔ کہ وہ حبشہ کو مالی امداد دے۔

لکھنؤ ۲۴ فروری۔ آج یوپی کونسل میں فنانس ممبر نے ۳۷-۱۹۳۶ء کا میزانیہ پیش کیا ہے بجٹ کے تخمینہ میں ۳۷ لاکھ ۷۰ ہزار کا خسارہ دکھایا گیا ہے۔

نئی دہلی ۲۴ فروری۔ کونسل آف سٹیٹ نے آج مسٹر پی این سپرو کی ترمیم کے ساتھ اجرتوں کی ادائیگی کا بل پاس کر دیا۔ مسٹر پی این سپرو کی ترمیم یہ ہے۔ کہ دس یا دس سے زیادہ مزدور نوٹس دینے کے بغیر غیر حاضر رہیں۔ تو ان کی ۱۳ دن کی بجائے ۸ دن کی اجرت کاٹی جائے۔

عدیس آبابا ۲۴ فروری۔ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ایک اطالوی طیارے کو آگ لگ گئی اور وہ گر کر ٹوٹ گیا۔ طیارہ کے ۵ اشخاص ہلاک ہوئے۔

عدیس آبابا ۲۴ فروری۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ۱۵ فروری کو پانچ اطالوی طیاروں نے شمالی صوبجات پر بمباری کی۔ اور لہلہاتے ہوئے کھیتوں کو تباہ کر دیا۔

نئی دہلی ۲۴ فروری۔ آج اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر بیت کی تحریک تخفیف جس کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا کہ ریلوے کے اخراجات میں فوری تخفیف کی جائے۔ ۵۴ کے مقابلہ میں ۶۲ آراء کی تائید سے منظور ہو گئی۔

حیدر آباد ۲۴ فروری۔ حکومت مدراس نے حکم جاری کیا ہے۔ کہ آئندہ سے حکومت آصفیہ کے لئے "دربار" کی بجائے لفظ "گورنمنٹ" استعمال کیا جائے۔

لاہور ۲۴ فروری۔ پروفیسر عنایت اللہ صدر مجلس اتحاد ملت نے بیان شائع کیا ہے کہ مسٹر جناح کی خواہشات کے احترام میں سول نافرمانی کی تحریک بالکل ترک کر دی گئی ہے۔

حیدر آباد ۲۴ فروری۔ معلوم ہوا ہے اعلیٰ حضرت نظام ۷ مارچ کو بذریعہ شاہی سپیشل دہلی تشریف لے جائیں گے۔

سیول (سپین) ۲۴ فروری۔ سپین کے ایک دریا میں شدید طغیانی کے باعث ۱۲ ہزار اشخاص خانماں برباد ہو گئے ہیں اور متعدد مفقود الخبر ہیں۔ ہوائی جہازوں کے ذریعہ لوگوں کو خوراک مہیا کی جا رہی ہے۔

برلن ۲۴ فروری۔ جرمنی کے سرکاری دوائر میں فرانس اور روس کے درمیان معاہدہ کو تشویش کی نگاہوں سے دیکھا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں جرمنی کا رویہ ہر ہٹلر کے ارادہ پر منحصر ہے۔ جو فرانسیسی سینٹ کی اس معاہدہ پر بحث تک منتظر رہنے کی پالیسی اختیار کئے ہوئے ہے۔ اگر جرمنی کو کوئی مراعات دئے بغیر معاہدہ کی تصدیق کر دی گئی۔ تو جرمنی رائن لینڈ پر دھاوا بول دے گا۔

نئی دہلی ۲۴ فروری۔ کونسل آف سٹیٹ کے تیرہ ارکان نے ہز ایکسیلنسی گورنر جنرل کے پاس ایک عرضداشت بھیجی ہے۔ جس میں کونسل آف سٹیٹ کی میعاد میں ایک سال کی توسیع کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔

ماسکو ۲۴ فروری۔ روس کے نائب کمشنر خارجہ نے جاپانی سفیر کو متنبہ کیا ہے۔ کہ حکومت سوویٹ مانچوکو اور منگولیا کی سرحدی شورشوں کو مشرق بعید کے امن کے لئے حد درجہ خطرناک تصور کرتی ہے۔ اور اس کا تدارک ضروری سمجھتی ہے۔ لہذا ایک مشترکہ کمیشن مقرر کیا جانا لازمی ہے۔ تاکہ مانچوکو اور بیرونی منگولیا کی حدود کا تصفیہ ہو جائے۔ جاپانی سفیر نے یہ پیغام ٹوکیو بھیج دیا ہے۔

میڈرڈ ۲۴ فروری۔ معلوم ہوا ہے جدید سوشلسٹ گورنمنٹ سے ہسپانیہ کے امراء کثیر تعداد میں سرحد کو عبور کر کے فرانس میں داخل ہو رہے ہیں۔

امرت سر ۲۴ فروری۔ گیہوں تیار ۲ روپے ۱ آنہ ۹ پائی۔ نخود تیار ۱ روپیہ ۱۱ آنہ ۹ پائی۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۲ آنے چاندی دیسی ۵۱ روپے ۲ آنے ہے۔

لاہور ۲۴ فروری۔ آج ملک سر فیروز خان نون وزیر تعلیم پنجاب کے دفتر میں پنجاب کونسل کی یونینسٹ پارٹی کا اجلاس ہوا۔ جس میں ارکان کونسل دیر تک مسٹر محمد علی جناح سے تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ پارٹی نے مسٹر محمد علی جناح کو یقین دلایا کہ وہ ان پر کامل اعتماد رکھتی ہے۔ اور ان کے ساتھ پورا پورا اشتراک عمل کرنے کو تیار ہے۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی